اعمال کشتہ سازی
فن تکلیس
علم و عمل کشتہ جات
ادارہ خزینہ صحت و مکتبہ خزینہ علوم گجرات

کشتہ سازی اور کیمیاگری کا لاجواب مجموعہ

المسمی بہ

اعمال کشتہ سازی

فن تکلیس

علم و عمل کشتہ جات

بنظر ثانی

خادم الطب و الاطباء حکیم پیر محمد کاوش حاذق الاطباء ایڈیٹر خزینہ صحت گجرات

مؤلفہ و مرتبہ

شیدائے طب سید حکیم سروپ نارائن شرما دلگیر کرنال (انڈیا)

قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔ روپیہ

مقام اشاعت

ادارہ خزینہ صحت و مکتبہ خزینہ علوم گجرات پاکستان

حکیم پیر محمد کاوش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس گجرات سے چھپوا کر دفتر خزینہ صحت

پیش لفظ

اے طبیبانِ جہاں حالات پہ اپنے ذرا — غور کیجیے شوق سے نظرِ کرم فرمائیے
آپ ہیں جدت کے پتلے دھن ندھیے رتن یا — اپنے علم و فضل کا پھر سے علم لہرائیے
آپ کی ذاتِ کرم کا معتقد ہے اک جہاں — پھر سے اپنی محفلِ طب کو ذرا گرمائیے

ہمارے لئے یہ کس قدر مقامِ تاسف ہے کہ ہم آیورویدشاستر کے اس بیش بہا سرمایہ کو اپنا جان و جگر سمجھتے ہوئے بھی اس سے تغافل کیش ہیں۔ ہمارے بزرگانِ سلف رشیوں مہرشیوں نے اپنے لاثانی تپ و تیاگ کے بل سے عوام کو ایک عظیم الشان اور لاثانی درس دیا جسے ہم رہتی دنیا تک بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ آیوروید کے موجدین نے اعمالِ کشتہ سازی اور رس رسائن کی نازک تصویری کو اپنے دقیق ذوق تجارب سے اس قدر نمایاں کیا کہ آج چار دانگ عالم میں اس کی اہمیت کے چرچے زبان زدِ خلائق ہیں۔ فنِ تکلیس یعنی فنِ کشتہ سازی آیوروید شاستر کی مایہ ناز عمل ہے جس میں زندگی بخش معجزات بھرے پڑے ہیں۔

فنِ تکلیس یا عملِ کشتہ سازی قدیم بھارتی رشیوں کا ایک نہایت نازک، افضل اور پوتر فن ہے۔ اس فنِ لاثانی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے اس فنِ پاکیزہ پر عبور حاصل کرنے کے لئے دقیق تجربات اور گہری مہارت کی ضرورت ہے۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ لمحہ بھر کی لاپرواہی اور خفیف سی بے احتیاطی سے آگ کی کمی بیشی کے باعث تمام بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ اس فن کو بازیچۂ اطفال مت سمجھئے کہ ہم نو آموز اور مبتدی طبیب اسے اپنے پیشے کا مشغلہ بنائے۔ ہمارے قابلِ احترام یوگیوں سنیاسیوں اور رشیوں مہرشیوں کی اس نعمت کے مقابلے میں دنیا کے کسی کیمسٹری دان کا حوصلہ تجارب اور دقیق ایجاد آج تک میدانِ طبابت میں کوئی نئی چیز پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکا اور نہ ہی کر سکے گا۔ اس فنِ باکمال کی بدولت آیوروید کے طریقِ علاج کا پرچم معیادِ عرش وار لہرا رہا ہے۔ قدیم بھارتی

ویدک محققین نے اس لطیف، نازک اور پُر اثر فن کو اس قدر بام عروج تک پہنچایا۔ آیورویدشاستر ایک شاستر اور ویدک گیان ہے۔ جس چیز کو دنیا کا کوئی سائنسدان نہیں سمجھ سکا۔ اس کو ہمارے بزرگانِ سلف نے اپنے یوگ بل سے منظرِ عام پر پیش کیا۔ ان کی جدت پسندی کا جذبہ اور کمالاتِ فن کا بیش ترین نمونہ طب آیوروید کے حیات افروز جامہ میں نمایاں ہے۔

آج تک فن اکلیس قدیم رشیوں سے سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے اور اس فن کے ساتھ انہیں فن کیمیا پر بھی کافی عبور رہتا ہے۔ اس کی ابتدا اکلیس ہے اور انتہا اکسیرات۔ لیکن چند ایک وجوہات کے باعث یہ فن عام دنیاداروں کے ہاتھ نہیں لگ سکا۔ یہ قیمتی اور بیش بہا ہنر عام گرہستیوں کے بس کا روگ نہیں کیونکہ اس میں محنت و مشقت اور پاکیزگی و احتیاط کے ساتھ پابندی سے عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔

کشتہ جات کی سریع الاثری سے کسی کو انکار نہیں۔ اس فن لازوال کے چرچے آج بھی زبان زد خلائق ہیں اور ان کی صداقت افروز حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ دور حاضرہ کے اس ترقی پسند ماحول میں پنپنے والے ہمارے تعلیم یافتہ طبقے کی توجہ اس جانب بہت کم دکھائی دیتی ہے ہمارے وید سماج کی توجہ۔ رغبت اور ان کا رجحان اس عظیم فن میں سرد مہری کا پیرہن لئے ہوئے ہے۔ یہ محض آرام پرستی اور نازک طبع کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج ہمیں مجموعی طور پر صحیح الوزن اور درست تراکیب سے تیار شدہ کشتہ جات میسر نہیں ہوتے۔ حالانکہ یہ اپنے اندر ایک قدرتی مسیحائی لئے ہوئے ہیں۔ مگر موجودہ زمانے کی ہوا کے تیز و تند جھونکے اس قدر مخالف ہیں کہ اس دورِ ترقی میں ہماری طب مشرقی رسوا و بدنام ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملکی آیورویدک اور یونانی ادارے معیاری و اعتباری کشتہ جات پبلک میں پیش نہیں کر رہے اگر ہم اپنے اصول و قواعد پر پابند رہ کر نیک نیتی اور خلوص دلی سے غیر ذمہ دارانہ لاپرواہیوں کو ترک کر دیں اور عوام کی صحیح حقیقی طبی خدمات انجام دینے لگیں تو کوئی وجہ نہیں کہ پھر خواہانِ طب مشرقی کی شہرت و فضیلت کے نغمے چار سُو عالم میں نہ گونج اٹھیں۔

آج کی دنیا کا ہر بشر صدری مجربات کے فریب شوق میں سرگرداں ہے۔ فقیری ٹوٹکوں۔

جنگلوں اور تجربات کے متوالوں کی پیاس بجھتی نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی یاس انگیز اور ناکام تشنہ لبی برقرار رہتے ہوئے بھی ڈھاک کے تین پات کے سوا ان کو اور کچھ نہیں ملتا۔ ان کی نگاہوں میں اصل و نقل کا امتیاز ختم ہو کر رہ جاتا ہے وہ اس فریب شوق میں مکر و فتنہ کی بے پناہ ٹھوکروں سے پائمال ہو کف افسوس ملتے رہ جاتے ہیں۔

طب آیوروید میں کشتہ جات کو دوسری ادویات کی نسبت زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔ کیونکہ ان کی قلیل ترین مقدار معدہ میں جانے پر جسم میں کسی قسم کا بار محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی طبیعت میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر طب آیوروید کے اسی شعبہ باکمال پر جتنا بھی ناز و فخر کریں برحق ہے۔ یہ فن نہایت عزیز۔ سریع الاثر۔ زود ہضم ہے۔ لیکن اکثر لوگوں کے دلوں میں یہ خیال جاگزیں ہے۔ کہ کشتہ جات کا استعمال چالیس برس سے پیشتر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس خیال کے بارے میں میرے تجربات کچھ متضاد پہلو لئے ہوئے ہیں۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دودھ۔ گھی۔ دہی اور مکھن امرت مانے گئے ہیں اگر انہیں سلیقہ سے استعمال نہ کیا جائے تو یہ امرت ہوتے ہوئے بھی زہر بن جاتے ہیں۔ اسی طرح من وعن کشتہ جات بذات خود نقصان دہ نہیں مگر ان میں شامل کئے ہوئے جڑی بوٹیوں کے رس کا غلط استعمال۔ ان کا شودھن اور تراکیب تیاری میں کسی قسم کی غلطی اور لاپرواہی یقیناً انہیں ضرر رساں بنا دیتی ہیں۔ اس لئے میں اس دلیل باطل سے اتفاق نہیں رکھتا کہ کشتوں کا استعمال چالیس برس سے پیشتر ممنوع ہے۔

ابرک۔ مروارید۔ مونگا۔ مرجان۔ صدف۔ نیلم۔ زمرد۔ سنکھ۔ سنگ یشب اور سنگ یہود وغیرہ کے کشتہ جات نہایت بے ضرر۔ نفع بخش اور طلسم اعظم ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیئے کہ کشتہ جات ہر قسم کا مزاج لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جہاں ان کے استعمال سے جسم میں حرارت غریزی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ خون کی بڑھی ہوئی گرمی کو بھی سطح اعتدال پر لاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے ہرگز خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ ویدک سمنک سے تیار کیا ہوا کوئی بھی کشتہ اپنی شافی تاثیر کے جلوے دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان میں سینکڑوں فوائد پوشیدہ ہیں۔ کشتہ جات کا استعمال ہر عمر اور ہر موسم میں کیا جا سکتا ہے۔ آج سے اس خیال کو دل و دماغ سے نکال دیں کہ چالیس برس سے پیشتر کشتوں کا استعمال ممنوع ہے یہ نا اہل اور اوہام پسند لوگوں کا گمراہ کن پرچار ہے۔

قابل غور مشورہ

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کشتہ سم قاتل ہے۔ جہاں تک میری عقل ودانش کا تعلق ہے میں اس نفرت کے اہم اسباب میں وہ ذمہ دار اطباء صاحبان بھی کسی حد تک گردانے جا سکتے ہیں۔ جن کا تنبیہی اعلان ہے کہ کشتہ جات کا استعمال غیر موزوں ہے۔ ہم ایسے دوستوں اور فنکاران طب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ماہر فن اور تجربہ کار کشتہ ساز اور کامل طبیب کی پوری ذمہ داری اور ہوشیاری سے تیار شدہ کشتہ جات بھی وہ ناقابل استعمال قرار دیتے ہیں؟ یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ بے جا طور پر کسی شخصیت کو کوسا جائے۔ ہاں البتہ احتیاط ضروری لازم اور واجب ہے۔

ہمارے طب جدید کے دلدادوں نے عوام میں جس قدر غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں کہ الاماں۔ حالانکہ وہ خود روزمرہ اپنے مریضوں کو زہریلی ادویات استعمال کرا رہے ہیں۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ان کے ہاں استعمال ہونے والی زہریلی ادویات کے بارے میں وہ کہاں تک ان کے اجزاء سے واقف ہیں؟

میں اوپر بھی ذکر چکا ہوں اور اب مکرر اپنے الفاظ کا اعادہ کرنے لگا ہوں کہ کشتوں کا استعمال چالیس برس کے بعد یا اس سے پہلے کسی حالت میں بھی مضرت رساں نہیں ہو سکتا بشرطیکہ کشتے معیاری وانسرادی توازن پر ہوں اور کامل فنکار کے تیار شدہ ہوں۔ خام کشتہ جات کا استعمال بیشک ممنوع اور نقصان دہ ہے۔ کشتوں سے بے جا طور پر نفرت کرنا بعید از دانش ہے آپ نے مٹھائیوں پر سونے اور چاندی کے ورق لگے ہوئے حلوائیوں کی دکانوں پر دیکھے ہیں اور کھائے ہیں۔ بلکہ شوقین طبع اور امیرانہ مزاج کے لوگ بغیر ورق لگائے مٹھائیاں پسند ہی نہیں کرتے بلکہ کسر شان سمجھتے ہیں۔ اطباء صاحبان طاقتِ قلب کے پیش نظر معجون پر سونے چاندی کے ورق لگا دیتے ہیں۔ تو آپ انصاف فرمائیں کہ جب یہ کچے طلائی اور نقرئی اوراق کھانے سے نقصان نہیں دیتے تو پھر کشتہ جات کے بارے میں آپ کو اس قدر نفرت کیوں پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ تحریک محض خام کشتہ کے پیش نظر مفید اور کارآمد کشتوں سے کنارہ کشی واجب نہیں۔ کشتہ جات تو ماں کے دودھ سے بڑھ کر زندگی بخش مانے گئے ہیں۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ فارمولہ ہر ایک

طب پر صادق آسکتا ہے۔ کیا کوئی ناواقف اور تجربہ کار شخص ایلوپیتھک ادویات کی مقدار خوراک کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے اندھا دھند انہیں ترکیب دیتا جائے تو کیا وہ نقصان دہ ثابت نہیں ہوتیں۔ ایسی کئی خبریں روزمرہ کانوں میں گونجتی ہیں کہ انگریزی ادویات معمولی غفلت اور لاپرواہی کے سبب کئی زندگیاں تلف ہو گئیں۔ جب زہریلی سے زہریلی ادویات کھلے دل سے شب و روز استعمال کی جا رہی ہیں تو پھر ان کشتوں کے بارے میں سینہ بہ سینہ معجزات کو بڑے شد و مد سے بیان کر کے خود نفرت کرنا اور دوسروں کو نفرت دلانا کہاں کی عقلمندی میں شامل ہے۔

میں اُوپر عرض کر چکا ہوں کہ چند قسم کے کشتہ جات کے علاوہ باقی قسم کے کشتے خواہ وہ خام ہوں یا کامل وہ فائدہ کے لحاظ سے اکسیر ثابت ہوتے ہیں۔ اور کمزور سے کمزور جسم میں خون کے ذریعے حیرت انگیز اور فائدہ بخش نتائج دکھاتے ہیں۔

جن لوگوں نے کشتوں کی سریع التاثیری کے معجزات ملاحظہ کیے ہیں وہ دل و جان سے ان کے قائل و گرویدہ ہیں اور وہ پوری عقیدتمندی اور دلی پریم پیار سے کشتوں کے استعمال میں یقین اور ایمان لاتے ہیں۔ اُن کا اعتماد کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ کسی بھی معیاری کشتہ کو موت سے بچانے کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کا یقین مبنی بر حقیقت ہے۔ کشتوں کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرنے والوں نے ستم ظریفی کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ کشتے ہر عمر، ہر موسم اور ہر مرض میں استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

میں آپ کو صرف چند لفظوں میں ہی یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کشتوں سے خائف نہ ہوں ان کے استعمال میں کسی قسم کا شک و شبہ دل میں نہ لا کر کسی غلط فہمی کا شکار نہ بنیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ آپ کے استعمال میں آنے والا کشتہ معیاری اور اعتمادی ہو۔

کشتوں کی مجوبہ کاریوں نے آج ایک عالم کو اپنا معتقد بنا لیا ہے۔ اور یہ فن اس قدر ترقی پذیر ہے کہ دورِ حاضرہ کی مغربی سائنس نے بھی اس کی تقلید میں اپنے آکسائیڈز اور کیمیکلز میدانِ تجارت میں پیش کیے ہیں۔ لہٰذا آپ کشتوں کی ماہیت پر مطلقاً شک و شبہ کو دخل نہ دیں۔

ماڈرن سائنس سکتہ میں آ گئی

اس میں مطلقاً شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یورپ کے سائنسدان آج اس قابل ہو چکے

ہیں کردہ دھاتوں کے تیزدکو اپنی ادویات میں شامل کر سکیں۔ لیکن ہمارے آیورویدک کی جعیت کی یہ قدیمی ایجاد اپنی گوناگوں خوبیوں کے لحاظ سے آج بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ وہ دھاتیں جنہیں آگ جلا کر بھی بھسم نہیں کر سکتی وہ عمل تکلیس سے اس قابل بنا دی جاتی ہیں کہ کمزور سے کمزور و نحیف و ناتواں مریض کے معدہ میں جا کر دیگر بے ضرر ادویات کی طرح کسی قسم کے نقصان کا باعث نہیں بنتیں۔ بلکہ اگر صحیح طور پر مرض کے حالات کے مطابق حسب ہدایات دی جائیں تو بیحد مفید فائدہ بخشتی ہیں۔ لیکن یہ تمام فوائد اس حالت میں میسر ہوتے ہیں جبکہ کشتہ جات نہایت احتیاط اور پاکیزگی سے حسب طریقہ و ہدایات تیار کئے جائیں:

طبی تحقیقاتوں اور متعدد رپورٹوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ آیورویدک سے اسی کشتہ سازی کے فن کو یونانی طب والوں نے سیکھا اور ان سے مغربی حکماء نے اس فن باکمال کا درس لیا۔ اس کے ثبوت میں آج کل ایلوپیتھک ماہرین مارکیٹ میں یہ کشتے نئی روپ رکھ کر پیش کر رہے ہیں۔ اور مریضوں کو استعمال کرا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر کوپر آکسائیڈ۔ فیرس آکسائیڈ۔ زنک آکسائیڈ اور کیلومل وغیرہ بالترتیب کشتہ طلاء۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ جست اور کشتہ سیماب کے قائم مقام ہیں۔

آیورویدک ماہرین نے ملک کی مختلف آیورویدک و یونانی فارمیسیوں اور کمپنیوں میں خود جا کر ملاحظات فرمائے اور اپنی رپورٹوں میں آیورویدک اور یونانی انسائیکلوپیڈیا کی کامیابی کے پیش نظر مضامین حاصل کئے۔ اور لکھا کہ ان انگریزی آکسائیڈز اور کیمیکلز کو کشتہ جات کا نام دیکر یہ آیورویدک و یونانی فارمیسیاں و کمپنیاں پیکنگ کر رہی ہیں۔ ایسے ماہرین نے ذاتی طور پر ان بڑی بڑی کمپنیوں کی لیبارٹریوں میں کشتہ جات کی پہچان کی تو صحیح صحیح ان کے کشتہ جات من وعن انگریزی کیمیکلز اور آکسائیڈز ثابت ہوئے۔

ان واقعات و مشاہدات کے حقائق کی روشنی میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بڑی بڑی کمپنیاں اور فارمیسیاں آیوروید کے پاک و پوتر مشن کو ڈبونے کی کوشش میں شب و روز برسرپیکار ہیں۔ میں ان غیر پسندیدہ اور ناموافق حالات کو برداشت نہ کر سکتا ہوا اپنی انبساط اور توفیق و حیثیت سے بڑھ کر زر کثیر سرمایہ کے تعاون سے اپنی ان تھک کوششوں میں مصروف عمل ہوں۔ لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ ہمارے اطباء کرام اور اہل فن رفقاء مجھے اپنا تعاون

دینے سے چھپاتے اور گریز کرتے ہیں۔ بہر حال کچھ بھی ہو میں اس پر فخر کروں گا کہ اور بیٹا ان کی
کو ہمت اور بلندی سے اپنے مشن کو کامیاب بنا لیں۔ وہ دن دور نہیں کہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں
کریں گی اور یاد رکھیں گی۔ کہ آیوروید کے پرچار کے لئے میرے والد صاحب کی [illegible] حقیقی طور پر
قدرتی جڑی بوٹیوں تک صحیح و درست تھی۔

آج کی ماڈرن سائنس آیوروید کی حقیقت سے انکاری نہیں ہے لیکن ان کی راہ
منزل میں تغیر ضرور ہے۔ مثال کے طور پر آپ ہومیوپیتھک سائنس کو ہی لے لیجئے۔ اس علم
طب کے ماہرین کا طریقہ علاج دوسری پیتھیوں سے مختلف ہے۔ ہومیوپیتھک ادویات کی بناوٹ
ترکیب اور رگڑائی کو اگر بچشم غور دیکھا جائے۔ تو یہ آیورویدک کشتہ جات کی نقل نہیں تو کیا ہے؟
آیورویدک کشتہ جات کو گھنٹوں رگڑ رگڑ کر اتنا لطیف بنا دیا جاتا ہے۔ کہ وہ حلق سے اترتے ہی
خون میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اسی چیز یا اس راز کو ماہرین ہومیوپیتھک نے سمجھا اور اپنایا ہے
یعنی کم مقدار دوا کو رگڑ رگڑ کر اس کی طاقت کو بڑھانا اور زود اثر اور سریع التاثیر بنا دیا ہے۔

آپ سے سوال کریں گے۔ کہ ہر مرض میں ہومیوپیتھک دوا مفرد طور پر دی جاتی
ہے۔ لیکن کشتہ جات میں بوٹیوں کا رس ملا کر ایک مرکب تیار کیا جاتا ہے ایسا کیوں ہے؟

میں اس کے جواب میں صرف یہی عرض کروں گا۔ کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ سنکھیا لیں
یعنی آرسنک مفرد حالت میں کس شکل میں ہوتا ہے اور ہومیوپیتھک طریق علاج میں اس کی
کیا شکل ہوتی ہے؟ ہومیوپیتھک سائنس کے ماہرین نے سنکھیا کو سیال شکل ہوتی ہے؟
ہومیوپیتھک سائنس کے ماہرین نے سنکھیا کو سیال شکل میں کس طرح لیا؟ تو آپ خود ہی کہیں
گے۔ کہ سپرٹ رکٹیفائیڈ کی آمیزش سے سنکھیا نے سیال شکل اختیار کی۔ اب آپ ہی
بتائیے کہ سپرٹ ملنے سے سنکھیا مفرد رہا یا مرکب؟ کیا یہ کشتہ سنکھیا کا قائم مقام نہیں ہے؟

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آیورویدک کا چلایا ہوا رواج اس قدر مستقل تھا کہ
کشتہ سازی کے عزیز اور باکمال فن کو تسلیم کرتے ہوئے طب یونانی۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک
کے ماہرین نے اپنایا اور اپنے طریق علاج میں اسے رواج دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
آیورویدک کے اس فن کشتہ سازی سے متاثر ہو کر ماڈرن سائنس نے اس کا سکہ مان لیا

اور اس کی حقیقت کو بسر و چشم قبول کیا۔

عمل کشتہ جات

فن لیس۔ کلس و تکلیس یہ تینوں الفاظ طب یونانی کی اصطلاحات ہیں۔ کلس کے معنی ہو شدہ مکلس یعنی چونہ شدہ یعنی کشتہ کے ہیں جس عمل و ترکیب سے کشتہ تیار کیا جائے اس فعل و عمل کو تکلیس کہتے ہیں۔ عمل کشتہ سازی میں جو بنیادی بات ہمیں دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ جس دھات کا کشتہ بنانا مطلوب ہو وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کی ہونی چاہئے بالفرض آپ کو سونے کا کشتہ بنانا مقصود ہے تو اصلی کندن سونا استعمال میں لانا چاہیئے اسی طرح اگر چاندی کا کشتہ بنانا درکار ہے تو بڑھیا قسم کی چاندی استعمال کیجئے۔ غرضیکہ جس دھات کا بھی آپ کشتہ بنانا چاہیں وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت بڑھیا اور اعلیٰ قسم کی ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی کے مشاہدات میں اکثر دیکھتے ہیں کہ بعض نااہل اور ناتجربہ کار مبتدی اطبا دھاتوں کو شدھ یعنی مصفیٰ کئے بغیر ہی اس کا کشتہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریقہ سراسر غلط ہے اور نقصان کا باعث ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ سونا چاندی تانبہ فولاد وغیرہ دھاتیں اپنی خاصیت اور قیمت کے لحاظ سے اعلیٰ اور شدھ ہوتی ہیں لیکن یہ تمام کی تمام آیورویدک، سائینس کی نگاہوں میں غیر مصفےٰ اور اشدھ ہیں۔ طبی نقطۂ نگاہ سے کوئی بھی غیر مصفےٰ چیز اپنے اندر بے شمار نقائص لئے ہوئے ہوتی ہے۔ جب تک ان کے طبی نقائص دور کر لئے جائیں تب تک ایسی دھاتیں کشتہ بنانے کے قابل نہیں ہوتیں۔ اس لئے کوئی بھی دھات کشتہ بنانے سے پیشتر اسے شدھ کر لینا ضروری ہے۔ خواہ وہ قیمت و خاصیت کے لحاظ سے کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔

میدان تکلیس

فن کشتہ سازی کا عمل صرف دھاتوں کے کشتہ کرنے پر ہی محدود نہیں بلکہ ان کے علاوہ کوڑی۔ مرجان۔ مروارید۔ منڈور۔ سنکھ۔ بارہ سنگا۔ سیپ سمندری۔ سنکھیا۔ شنگرف۔ ہڑتال

ہڑتال درقیہ۔ ہڑتال گودنتی۔ چاندی۔ تانبا۔ پوست بیضہ مرغ۔ سرمہ سیاہ۔ سرمہ سفید۔ سیماب سنگ جراحت۔ مردہ سنگ۔ سنگ یشب۔ سنگ یہود۔ عقیق۔ یاقوت۔ زمرد۔ وغیرہ کئی قسم کے جواہرات اور قیمتی پتھروں کے کشتہ جات کیے جا سکتے ہیں۔

آیورویدک گرنتھوں میں کشتہ جات کے علاوہ رس رسائن اور کوپی پکو رسائن کا بھی ذکر آتا ہے۔ آیورویدک طریقہ سے تیار شدہ کشتہ جات۔ رس اور رسائن ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر فائدہ رساں ہیں۔ بلکہ یہ ایک مشہور و معروف اور تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ کہ پرانی سے پرانی امراض کو یکلخت کافور کرنے کے لئے کشتہ جات اور رس وغیرہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ پھر اتنی خوبیوں کے باوجود یہ بد ذائقہ نہیں ہوتے۔ اور ان کی خوراکوں کی مقدار اس قدر قلیل ترین ہے کہ نازک سے نازک اور کمزور سے کمزور مریض بھی انہیں آسانی سے کھا سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ طبیعت پر کوئی بوجھ نہیں ڈالتے۔

کشتہ سازی کے ابتدائی مراحل

بوٹیوں کا رس نکالنا، کھرل کرنا اور ٹکیہ بنانا

جب کسی چیز کا کشتہ بنانا مقصود ہو تو سب سے پہلے اس پر پیسنے کا عمل شروع ہوتا ہے مطلوبہ اشیاء کو پیسنے کے لئے ایک ایسا کھرل درکار ہوتا ہے جو کسی صورت میں نہ گھسنے والا ہو۔ کیونکہ اس حالت میں پتھر کی گھس شامل ہو کر کشتوں کی اکسیری تاثیر کو ناممکن کر دیتی ہے اس لئے جب کبھی کوئی کشتہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے اعلیٰ اور قیمتی (نہ گھسنے والا) کھرل استعمال کریں۔ تاکہ کشتوں کو پیستے وقت انہیں جتنا بھی زور سے یا دیر تک استعمال میں لایا جائے۔ وہ ہرگز گھسنے نہ پائے۔ عام طور پر کشتہ بناتے وقت اسے کسی نہ کسی بوٹی کے رس میں کھرل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض لوگ بوٹیوں کا رس نکالتے وقت نہایت بے احتیاطی اور لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی یہ جلد بازی اور بے پرواہی کشتوں کو ناقص الاثر بنا کر اس عظیم فن کی بدنامی کے مترادف ہوتی ہے ہمیشہ یاد رکھیے۔ کہ کسی بھی بوٹی کا رس نکالنے سے

پیشتر اسے پانی سے دھو کر گرد و غبار سے پاک و صاف کر لینا نہایت لازمی فعل ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو بوٹی کے رس کے ساتھ مٹی شامل ہو جانے سے کشتہ کی خوش رنگی اور اعلیٰ تاثیر کو نیست و نابود کر دے گی اس لیے نہایت احتیاط سے لازم ہے کہ بوٹی کو کسی صاف کھرل میں کوٹ پیس کر اس کا رس نکالا جائے اور پھر چھان لیا جائے اس چھانے ہوئے رس کو برتن میں کچھ دیر پڑا رہنے دینا چاہیئے۔ تاکہ اس کی تمام میل کچیل اور مادہ تلچھٹ برتن میں تہ نشین ہو جائے۔ پھر اس کو نتھار کر کسی صاف بوتل میں بھر لیا جائے اور دوا کو کھرل کرتے وقت یہ رس تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کرتے رہیں جب تک یہ دوا میں خشک ہو کر جذب نہ ہو جائے تب تک دوا میں دوبارہ رس نہ ڈالا جائے۔ اگر تمام رس ایک دم ہی شامل کر دیا جائے تو وہ نہایت پتلی ہو کر کھرل نہ ہو سکیگی اور پتلی ہونے کے باعث زور دار ہاتھوں سے اچھی طرح نہ پیسی جا سکے گی۔ اگر کشتہ صحیح طور پر نہ پیسا جائے تو وہ پورا فائدہ کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں خوب محتاط رہنا چاہیئے۔ کہ بوٹی کا رس ہمیشہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھرل کرتے کرتے خشک کر دینا چاہیئے اور خوب زوردار ہاتھوں سے کھرل میں دوا کو پیستے رہنا چاہیئے یہاں تک کہ مثل غبار بن جائے۔

کھرل کرنے کے زمرہ میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے وہ یہ کہ رس کو خشک کرنے کے لئے کھرل میں پڑی دوا کو ہرگز ہرگز دھوپ میں نہ رکھیں۔ اگر آپ کشتہ میں پڑے رس کو دھوپ کی تپش میں خشک کرنے در پے ہوں گے۔ تو یہ غلطی آپ کی اہلیت اور کم فہمی کا زبردست مظاہرہ کریگی۔ اور آپ کا کشتہ اپنے معیاری توازن سے گر کر بے اثر ہو جائے گا۔ اس کی قدر و قیمت اور تاثیر عنقا ہو کر چولہے کی راکھ سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ لہذا دوا میں پڑے رس کو سایہ میں بیٹھ کر کھرل کرتے کرتے دوا میں خشک اور جذب کرنا چاہیئے نیز یہ بھی احتیاط رکھنی لازم ہے۔ کہ دوا کو کھرل کرتے وقت اس میں اردگرد کی گرد و غبار اڑ کر اس میں شامل نہ ہونے پائے ورنہ آپ کے کشتے کا حشر بھی وہی ہوگا جو مٹی ملنے سے کسی کشتے کا ہونا چاہیئے اگر بوٹی کے رس کا جزو اچھی طرح جذب ہو چکنے کے بعد دوا کا کشتہ بنانا مقصود ہوتا ہے۔ دوا کیلئے مرکب کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں مگر پتلی پتلی بنا کر سایہ میں ہی خشک کر لی جائیں۔

ٹکیاں اس قدر خشک ہو جانی چاہئیں کہ ان میں نمی کا شائبہ بھی باقی نہ رہے۔ اچھی طرح اور کامل طور پر ٹکیاں خشک ہو جانے کے بعد انہیں حسب ہدایت آگ دینی چاہیئے۔ بعض اوقات عطائی اور نا اہل اور غیر تجربہ کار اطباء آگ دینے میں بھی غلطی کر جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا کشتہ حسب خواہش تیار نہ ہو کر اپنا معیاری توازن نابود کر دیتا ہے۔

کپڑ دتی یا سمپٹ کرنا

عمل تکلیس میں قدم قدم پر احتیاط اور پاکیزگی کی ضرورت ہے دوا کو بوٹیوں کے رس میں کھرل کر چکنے کے بعد آگ دینے کا وقت آتا ہے۔ تو اس میں بھی بڑی ہوشیاری اور احتیاط و دلچسپی کی ضرورت ہے۔ آگ دینے کا مرحلہ نہایت ہی نازک ہے۔ ایک خفیف سی غلطی کے باعث بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے اور کئی دنوں کی محنت صرف ایک منٹ میں ضائع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عامل تکلیس کو اس عمل میں محتاط رہنے کی ازبس ضرورت ہے۔

آیورویدک اصطلاح میں دھاتوں کو جس برتن میں رکھ کر آگ دی جاتی ہے اُسے "پٹ جنتر" کہتے ہیں۔ دوا کو دو مٹی کے پیالوں میں بند کر کے ان کے لب اچھی طرح سے مضبوطی کے ساتھ ملا دینے چاہئیں۔ اور گلِ حکمت یعنی کپڑ دتی کر کے تمام پیالوں کو چاروں طرف سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔ اس کا سہل اور آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے پیالوں کو اینٹوں کے فرش پر اوندھا رکھ کر اچھی طرح سے رگڑنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ پیالوں کے کنارے ایک دوسرے پر اس طرح سما جائیں کہ ان میں کوئی درز باقی نہ رہے پھر ملتانی مٹی کو پانی میں تین چار گھنٹے متواتر بھگو رکھنے کے بعد آہنی ہتھوڑے سے کوٹتے رہیں۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے روئی کے ٹکڑے شامل کر کے کوٹتے چلے جائیں۔ حتیٰ کہ روئی مٹی میں یکجان ہو جائیں اور کیچڑ سا بن جائے۔ یہ آپ کے پاس ایک مضبوط اور پختہ لیپ تیار ہو جائیگا۔ اس لیپ کو پیالوں کے کناروں پر لیپ کر دیں اور پیالوں کو ایک دوسرے پر مضبوطی سے جما دیں۔ یہ لیپ پیالوں کو آپس میں جدا نہیں ہونے دیگا۔ پھر پیالوں کے نیچے اوپر دائیں بائیں غرضیکہ چاروں طرف سے خوب لیپ کر دیں۔ اور سایہ میں

سوکھنے کے لئے رکھ دیں۔

فنِ کشتہ سازی میں بعض اوقات دوائی کے نغدہ کو بھی پرودنی کرنے کی ہدایات ملتی ہیں۔ یہ طریقہ بھی نہایت آسان ہے۔ حسب طریق گوندھی ہوئی ملتانی مٹی میں دوائی کے ٹکڑوں کی بجائے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو لت پت کر کے دوا کے نغدہ کے گرد لپیٹ دینا چاہیئے۔ حسبِ ترکیب سمپٹ کر کے یعنی لے کے دو پیالوں میں رکھ کر گل حکمت کر لی جائے۔ اور خشک ہو جانے پر آگ دینی چاہیئے۔ مگر اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ سمپٹ شدہ ہوتی پیالوں کو سایہ میں خشک کیا جائے۔

آگ دینے کی ترکیب

کشتہ کو آگ دینا بھی ایک نازک فن ہے اس عمل میں بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ کشتہ کا تمام تر انحصار آگ کے درجہ حرارت پر موقوف ہے۔ اس میں معمولی کی لاپرواہی یا غلطی ہو جانے سے عظیم نقصان کا احتمال رہتا ہے۔ اسلئے کشتہ ساز کو آگ دیتے وقت خوب محتاط اور ہوشیار رہنا چاہیئے؛

آیورویدک موجدین نے آگ کے درجہ حرارت کے مختلف ذریعے بتائے ہیں۔ کسی جگہ تو نا ساز دوا کی ۱۰ اپلوں کا ذکر ملتا ہے اور کسی جگہ جنگلی اوپلوں استعمال کی ہدایت دی گئی ہے۔ بعض بعض جگہوں پر اونٹوں اور بکریوں کی مینگنیوں کی آگ دینے کی تلقین پائی جاتی ہے۔ ان تمام ذرائع کی وجہ یہ ہے کہ ان میں درجہ حرارت کی آگ کی ضرورت ہے۔ وہاں ویسی آگ دینے کی ہدایت ہے۔ کشتہ ساز کو ایسی ہدایات سے ہرگز غافل نہیں ہونا چاہیئے

آگ دینے میں آپ نے اکثر یہ پڑھا یا سنا ہوگا۔ کہ کہیں گج پٹ کی آگ دینے کا ذکر آتا ہے۔ تو کہیں لاوک پٹ کا بیان ملتا ہے۔ آیورویدک مہرشیوں نے آگ دینے کی یہ اقسام بھی کی ہیں۔ آگ دینے کے موقعہ پر ایک خود آموز اور مبتدی عامل شش و پنج میں پڑ جاتا ہے کیونکہ جہاں وہ کسی کشتہ کے بنانے کا عزم کرتا ہے تو وہاں وہ ترکیب نیازی اور الفاظ کے ہیر پھیر سے گھبرا جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ فلاں لفظ کے کیا معنی ہیں یا اس کی کس قسم کی

آگ دینے کا ذکر ہے۔ میں اس مرحلہ کو آسان بنانے کے پیش نظر کچھ آیورویدک اور کچھ یونانی اصلاحات کا عام فہم مطلب واضح کرنے کی سعی کروں گا۔ تاکہ آپ کسی مشکل میں پڑ کر غلطی کا شکار نہ ہو سکیں۔ میں آگ دینے کے مختلف طریقوں کی ایک چھوٹی سی کلید پیش کروں گا۔ جو غالباً آپ کی رہنمائی کے مترادف ہوگی۔

آگ کی قسمیں اور ان کی تشریح

آیورویدک شاستروں میں کشتوں کے لئے آگ دینے کی سولہ قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) گج پٹ۔ (۲) بجر پٹ۔ (۳) مہان بجر پٹ (۴) مہان پٹ۔ (۵) کوکر پٹ۔ (۶) مستیل پٹ۔ (۷) کپوت پٹ (۸) لگھو پٹ (۹) براہ پٹ۔ (۱۰) ویرگھ پٹ (۱۱) گوبر پٹ (۱۲) بھوتر (۱۳) لاوک پٹ۔ (۱۴) کنبھ پٹ (۱۵) بھانڈ پٹ (۱۶) بالو پٹ۔

ان آگ کی قسموں کے نام کے ساتھ "پٹ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ "پٹ" سنسکرت زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ہیں "آگ" لہٰذا اب ذیل میں ان ناموں کی تشریح ملاحظہ کیجئے۔

(۱) گج پٹ:- "گج" سنسکرت زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں ہاتھی۔ کشتہ سازی میں یہ لفظ آگ دینے کے سلسلے میں عام استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسے گڑھے کا نام ہے۔ جو ہاتھی کے پاؤں کی موٹائی کے برابر لمبا چوڑا اور اتنا ہی گہرا ہو۔ اس کا اندازہ ڈیڑھ ہاتھ لمبا۔ ڈیڑھ ہاتھ چوڑا اور ڈیڑھ ہاتھ گہرا تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن بعض کشتہ ساز اس اندازے میں اختلاف رکھتے ہیں۔

(۲) بجر پٹ:- تین ہاتھ لمبے۔ چوڑے اور اتنے ہی گہرے گڑھے میں بکری کی مینگنیاں اوپلے اور لکڑیاں نصف حصے میں بھر کر درمیان میں سمپٹ کئے ہوئے پیالوں کو رکھ کر اوپر سے پھر نصف حصے میں لکڑیاں اوپلے اور مینگنیاں بھر کر آگ لگا دینی چاہیئے۔ اس عمل ترکیب کا نام بجر پٹ کی آگ ہے پورے چھ گھنٹے کے بعد دوا کو نکال لینا چاہیئے۔

(۳) مہان بجر پٹ :- کمہاروں کے آوے کی طرح دس بارہ من اوپلوں کی آگ دینے کا نام مہان بجر پٹ ہے اس میں سے دوائی اسی وقت نکالی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے مقررہ وقت پہ خود بخود سرد ہو جائے۔ یہ آگ دیگر تمام طریقوں سے درجہ حرارت میں نہایت ہی تیز مانی گئی ہے۔ اس کے گڑھے کا اندازہ بجر پٹ سے کچھ بڑا ہے۔

(۴) مہان پٹ :- مہان کے معنی ہیں بڑا۔ یہ بھی گج پٹ گڑھے کا ایک نام ہے۔ یہ گڑھا تین فٹ لمبا تین فٹ چوڑا اور تین فٹ گہرا ہوتا ہے۔ اس گڑھے میں اوپلے بھر کر آگ دینے کا نام مہان پٹ ہے۔ اس میں جنگلی اوپلوں کا استعمال ہوتا ہے۔

(۵) کوکر پٹ :- ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر اس میں صرف دو تین اوپلے تہ در تہ رکھ کر آگ دی جاتی ہے۔ یہ نہایت خفیف آگ ہے۔ اسے کوکر پٹ کہتے ہیں۔

(۶) سنتل پٹ :- زمین میں چھوٹا سا گڑھا کھود کر دو سیر اوپلوں کی آگ دینے کا نام سنتل پٹ ہے۔ اس آگ کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

(۷) کپوت پٹ :- کپوت سنسکرت زبان کا ایک لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں کبوتر۔ اس آگ سے مراد یہ ہے کہ ایک چھوٹے سے گڑھے میں ایک پاؤ وزن کے اوپلوں میں سمپٹ کئے دوا کو آگ دینے کا نام کپوت پٹ ہے۔ کوکر پٹ کی طرح اس آگ کا درجہ حرارت نہایت ہی خفیف ہے

(۸) لگھو پٹ :- اس کو گوکٹ پٹ بھی کہتے ہیں ایک بالشت لمبے چوڑے اور اتنے ہی گہرے گڑھے کو اوپلوں سے بھر کر آگ دینے کا نام لگھو پٹ یا گوکٹ پٹ ہے۔ لگھو کے معنی ہیں چھوٹا۔

(۹) براہ پٹ :- اس کا دوسرا نام "باراہ پٹ" بھی ہے ایک ہاتھ لمبے چوڑے اور اتنے ہی گہرے گڑھے کو اوپلوں سے بھر کر آگ دینے کا نام بارہ پٹ یا براہ پٹ ہے۔

(۱۰) دیرگھ پٹ :- یہ گڑھا گج پٹ کی قسم کا مانا گیا ہے اور اس گڑھے کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی من وعن مہان پٹ کے برابر ہے اس گڑھے میں اوپلے بھر کر آگ دینے کا نام دیرگھ پٹ ہے۔ دیرگھ سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی ہیں بڑا۔

(۱۱) گوبر پٹ :- ایک درمیانہ انداز کے گڑھے میں مقررہ وزن کے اوپلے کوٹ کر اور ایک میں گردوا کو اس کے درمیان رکھ دیتے ہیں اور آگ لگا دیتے ہیں۔ اس عمل آتش کا نام گوبر پٹ ہے

(۱۲) کھٹو دریٹ :۔ زمین میں گڑھا کھود کر دوا کا پوتہ اس میں دبا دیا جاتا ہے۔ اور دوا کے پوتہ کی تھوڑی سی سطح برہنہ رکھ کر اس کو مقررہ وزن آگ دینے کے لئے گوبر بھر کر آگ لگا دی جاتی ہے بعض اوقات دوا کا پوتہ بالکل ہی گڑھے میں دبا کر آگ لگا دیتے ہیں۔ اس طریق عمل کا نام کھٹو دریٹ ہے۔

(۱۳) لاوک پٹ :۔ دوا کو کسی برتن میں ڈال کر ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اور اوپر مقررہ آنچ جلائی جاتی ہے۔ اس طریق عمل کا نام لاوک پٹ ہے۔

(۱۴) کنبھ پٹ :۔ مٹی کے ایک برتن میں اس کے پیندے پر ایک ایک انگل موٹے سوراخ کر دیئے جاتے ہیں پھر اس برتن میں نصف حصے تک کوئلے بھر کر دوا کا پوتہ اس میں رکھ کر باقی حصہ کو بھی کوئلوں سے بھر کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اور برتن کو پوری مضبوطی کے ساتھ ملتانی مٹی سے حسب طریق کپڑ مٹی کر کے برتن کو دہکتے کوئلوں کی تیز آنچ پر رکھ دیتے ہیں۔ کوئلوں کی تیز آگ کی تپش سے برتن میں دوا سمیت سمپٹ کئے ہوئے کوئلے خود بخود سلگ جاتے ہیں۔ تیسرے یا چوتھے دن جب برتن خود بخود سرد ہو جائے تو نہایت احتیاط سے برتن کھول کر دوا نکال لی جاتی ہے اس طرح سے آگ دینے کے عمل کو کنبھ پٹ کہتے ہیں۔

(۱۵) بھانڈ پٹ :۔ چاولوں کی بھوسی کو سنسکرت زبان میں بھانڈ کہتے ہیں۔ کسی مٹی کے برتن میں چاولوں کی بھوسی نصف حصہ میں بھر کر درمیان میں دوا کا پوتہ رکھ کر اوپر سے پھر باقی نصف حصہ میں یہی بھوسی بھر کر برتن کو چولھے پر رکھ دیتے ہیں۔ اور نیچے آگ جلا دی جاتی ہے۔ اس عمل سے آگ دینے کا نام "بھانڈ پٹ" ہے برتن کے خود بخود سرد ہو جانے کے بعد دوا نکال لی جاتی ہے۔

(۱۶) بالو پٹ :۔ سنسکرت میں ریت کو بالو کہتے ہیں۔ بھانڈ پٹ کی طرح ہی اس کا طریق عمل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ برتن میں چاولوں کی بھوسی بھرنے کی بجائے ریت بھر دی جاتی ہے۔ باقی عمل بھانڈ پٹ کی طرح ہے۔ یہ دونوں طریقے بھانڈ پٹ اور بالو پٹ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ البتہ درجہ حرارت کا فرق ضرور ہے۔

جن کشتہ جات کی تیاری میں آگ کی مقدار اور پٹ وغیرہ کا ذکر نہیں ہوتا تو وہاں آگ دینے اور پٹ لگاتے وقت یہ ضرور غور کر لینا چاہیئے کہ جس چیز کو کشتہ کرنے کے لئے آگ یا پٹ دی جاتی ہے

اس کی قوت برداشت کیا ہے مثلاً اگر آپ فولاد یا ابرک کو آنچ دینا چاہتے ہیں تو ان کو گج پٹ یا مہان پٹ کی آگ لازمی ہے۔ اگر پارہ یا شنگرف کو آگ دینی مطلوب ہے۔ تو ان کو لاوک پٹ کی آگ کافی ہے۔ اور اگر تانبا کو بھسم کرنا ہے۔ تو اس کے لئے بجر پٹ کی آگ دینی ہوگی۔

یہ مختصر فہرست آیوویدک کی اصلاح ہے اور ان کے طریق عمل کو انہی ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسی طرح طب یونانی میں بھی آگ دینے کے اصلاحی الفاظ ملتے ہیں اور ان ناموں کو ادویہ کے کشتہ کرنے میں استعمال کرتے ہوئے آگ دینے پر اطلاق کرتے ہیں۔ اور یہ نام ہیں۔ احتراق تکلیس اور شگفت۔

احتراق:۔ احتراق کے معنی ہیں جلانا۔ یعنی ذی الارواح (اڑنے والی اشیاء) کے ان کشتوں کے لئے بولا جاتا ہے جو آگ دینے سے سیاہ ہو جائیں۔ اور ان کا اصلی وزن بھی قائم نہ رہ سکے۔ جن چیزوں کو گندھک اور ہڑتال وغیرہ سے آگ دی جاتی ہے ایسے کشتے بھی غالباً سیاہ رنگ میں بدل جاتے ہیں۔ یا ایسے کشتے جنہیں آہنی کڑاہی میں ڈال کر آنچ پر خاکستر کیا جاتا ہے یا خاص دواؤں کو جنگلی دینے سے بھسم بنا لیا جاتا ہے۔ ایسے کشتے خواہ وہ ذی الارواح ہوں یا ذوی الاجساد مفید تو ضرور ہوتے ہیں مگر اپنی نوعیت کے لحاظ سے تاثیری معیار پر پورے نہیں اترتے ان سے فوائد کم حاصل ہوتے ہیں۔

تکلیس:۔ اس طریق عمل سے فولاد۔ سونا۔ چاندی۔ قلعی۔ سکہ۔ جست۔ تانبا وغیرہ دھاتیں اور کانوں سے نکلنے والی معدنیات یعنی سنکھیا۔ ہڑتال۔ گندھک وغیرہ کو کشتہ کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ان ادویات کو خاص تراکیب سے اس قدر آگ دی جائے کہ وہ قابل سحق یعنی پیسنے کے قابل ہو جائیں۔ اور اپنی سختی و پھیلاؤ کو چھوڑ کر آسانی سے سفوف میں بدل جائیں۔ ایسے کشتے کم درجہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور فوائد کے لحاظ سے بھی اپنا معیاری توازن تاثیر نمایاں نہیں رکھتے۔ یہ عمل میرے نقطہ نگاہ میں چنداں پائیدار نہیں ہے۔

شگفت:۔ اس ترکیب عمل سے ہر قسم کی دھاتیں اور معدنیات پورے طور پر خاکستر ہو جاتی ہیں۔ یعنی وہ اپنی معیاری آگ کی تپش سے پھول کر منبسط ہو جاتی ہیں۔ ان کا وزن بھی اپنے

اصلی وزن سے گھٹنے نہیں پاتا۔ ان کو پیسنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں پڑتی بلکہ معمولی سی رگڑ میں ہی یہ میدہ کی طرح نرم اور باریک ہو جاتی ہیں۔ ان کے سفید ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ آگ کی تپش سے پھول کر سرخ۔ گلابی۔ زرد۔ دودھیا وغیرہ رنگت میں بدل جاتے ہیں ایسے کشتے مریض کے معدے میں جاتے ہی جلدی اثر کرنے والے اور عمدہ فائدہ بخشنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایک کیمیائی تاثیر ہوتی ہے۔

کشتہ کے استعمال میں طبیب اور مریض کے فرائض

کشتہ جات کی تراکیب و تیاری میں جہاں عامل کو پوری پابندی و پاکیزگی سے رہنے کی ضرورت ہے وہاں مریض کو بھی ان کے استعمال میں پورا پابند ہونا لازم و ملزوم ہے۔ چنانچہ کشتہ جات کی تیاری اور استعمال میں پابندی و پاکیزگی کے فرائض تین اشخاص پر لاگو ہوتے ہیں یعنی ۱۔ کشتہ ساز۔ (۲) کشتہ استعمال کرانے والا معالج اور (۳) استعمال کرنے والا مریض۔ ذیل میں ان اشخاص کے فرائض نہایت اہم اور لازمی قرار دیئے گئے ہیں۔

۱۔ کشتہ ساز کے فرائض

کشتہ جات کی تیاری میں عامل یعنی کشتہ ساز پر بارہ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان پر کشتہ ساز کو پورا پابند ہونا نہائت لازمی ہے۔ ان کی تکمیل اس کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ (۱) کشتہ ساز کو جس چیز کا کشتہ بنانا مطلوب ہو وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑھیا و بہترین حاصل کرے۔ ہر دھات یا جس چیز کا بھی کشتہ تیار کرنا ہو تو اسے اچھی طرح سے مصفیٰ کرنا نہایت ضروری ہے۔ بغیر مصفیٰ کئے کسی چیز کا بھی کشتہ تیار کرنا حماقت و جہالت ہے (۲) کشتہ جات کی تراکیب و تیاری میں جڑی بوٹیوں کے رس کا استعمال نہایت پاکیزگی سے ہونا چاہیئے۔ بوٹیوں کا رس نکالنے سے پیشتر نہایت گرد و غبار سے اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔ رس نکالنے کا طریقہ جو بیان کیا گیا ہے اُسے ہرگز فراموش نہ کیا جائے۔ (۳) کوئی بھی کشتہ بناتے وقت اس کے اجزا کے وزن میں ہرگز کمی بیشی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور پوری ہدایات کے مطابق کشتہ بنانے میں

خوب محتاط رہیں۔ کشتہ جات کے اجزا کا اوزان اور مقدار فاضل فنکار کے مقرر شدہ اوزان میں ایک طبی مصلحت اور دقیق تجربہ کا راز مضمر ہوتا ہے۔

(۴) کسی بھی دوا کو کھرل کرنے۔ آگ دینے یا پکانے کی جو مدت مقرر ہو اس میں ہرگز لاپرواہی اور تغافل کیش نہیں ہونا چاہیئے۔ بھول کر بھی دی گئی ہدایات کی مخالفت نہ کی جائے۔

(۵) جڑی بوٹیوں کا رس دوا میں ڈالنے سے پیشتر اسے مُردق یا مقطر کر لینا چاہیئے۔ تاکہ کوئی مادہ تلچھٹ کشتہ میں شامل نہ ہونے پائے۔

(۶) کشتہ بنانے کے دوران میں اس امر سے محتاط رہیں۔ کہ آپ کی دوا پر کسی حائضہ عورت کا سایہ یا آواز نہ پڑنے پائے۔ اور نہ ہی کسی ایسے مرد کا سایہ یا آواز پڑے جس نے حیض والی عورت سے ہمبستری کی ہو۔ آپ بھی خود کشتہ مکمل ہونے کے دوران میں نہایت پاک وصاف رہیں۔ اور فعل مباشرت سے احتراز رکھیں۔

(۷) دوا کو کسی بوٹی کے رس میں کھرل کرتے وقت ہمیشہ سایہ میں بیٹھ کر اور رس تھوڑی مقدار میں ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ جب تک رس پوری طرح دوا میں جاذب ہو کر خشک نہ ہو جائے تب تک دوسری بار رس ہرگز نہ ڈالا جائے۔ اور نہ ہی ٹکیاں بنائی جائیں ٹکیاں ہمیشہ سایہ میں ہی بالکل خشک کر کے سمپٹ کی جائیں۔ اور سمپٹ شدہ پیالے یا برتن بھی سایہ میں اچھی طرح خشک کر چکنے کے بعد حوالہ آتش کیے جائیں۔ آگ کی مقدار حسب ہدایت دیجائے

(۸) کشتہ تیار ہو چکنے کے بعد سمپٹ کو بڑی احتیاط سے کھولا جائے تاکہ اس میں گرد و غبار کی آلائش شامل ہو سکنے کا احتمال نہ رہے۔

(۹) کشتہ مکمل طور پر تیار ہو چکنے کے بعد اسے شیشی میں محفوظ رکھ کر گندم کے ڈھیر میں دبا دیا جائے ایک سال کے بعد اس کشتہ کا استعمال کیا جائے۔ نہایت شاندار نتائج برآمد ہوں گے۔

(۱۰) یاد رکھیے کہ کشتہ جس قدر پرانا ہوگا اسی قدر مفید اور مؤثر ہوگا۔ اگر بالفرض کشتہ بہت جلدی استعمال کرنے کی ضرورت ہو تو کشتہ شیشی میں بند کر کے خوب مضبوطی سے کارک لگا کر کسی نمناک جگہ میں دفن کر دیں۔ پھر تین دن کے بعد نکال کر کام میں لائیں۔ اس عمل سے کشتہ کی طاقت ایک سال کے پرانے کشتہ کے برابر ہو جائے گی۔ کشتہ کی بھری شیشی کو پانی کے گھڑے نیچے گڑھا کھود

کر دبا دیں اور گڑھے کو بند کر دیں۔ اس پر گھڑے کا پانی ٹپکتا رہنے سے وہ جگہ صاف ہو جائے گی۔

(۱۱) خام یا کچا کشتہ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ ایسی دھاتیں جو کشتہ کرنے سے پیشتر مصفیٰ نہ کی گئی ہوں ان کے کشتوں کا استعمال طبی طور پر سخت ممنوع ہے۔

(۱۲) کشتہ کی شیشی کو ہرگز کھلا در بند نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی کشتہ کو پڑیا میں یا ناندھ کر رکھیں۔ کھلا رکھا رہنے سے کشتہ کی تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

(ب) معالج کے فرائض

مریض کو کشتہ استعمال کرانے والے معالج کو بھی اپنے فرائض کی تکمیل لازمی ہے۔ ان فرائض میں معالج کو ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ معالج کے لئے ذیل میں دیئے گئے چار اہم فرائض کی ادائیگی کی اہم تلقین کی جاتی ہے۔

(۱) کشتہ استعمال کرانے سے پیشتر معالج کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ کسی ترکیب سے مریض کے معدے کا تنقیہ ضرور کرے۔

(۲) پہلے روز کشتہ کی اصل مقررہ مقدار کا چوتھائی حصہ دوسرے روز نصف حصہ تیسرے روز ¾ حصہ اور چوتھے روز خوراک کی پوری مقدار جو مقرر ہے استعمال کرائی جائے۔

(۳) کشتہ کا استعمال عمر اور موسم کے لحاظ سے کرانا چاہیئے۔ یعنی موسم سرما میں گرم کشتہ اور موسم گرما میں سرد تاثیر کا کشتہ استعمال کرایا جائے۔ اسی طرح بچوں اور کمزور طبیعت کے مریضوں کو زیادہ قوی کشتہ نہیں دینا چاہیئے۔

(۴) کشتہ کے استعمال کے دوران میں مریض کو دودھ۔ گھی۔ مکھن اور مرغن اغذیہ کا استعمال ضرور کرانا چاہیئے۔ اور مریض کو خاص طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ کشتہ کے استعمال کے دوران میں تیل۔ ترشی۔ سرخ مرچ۔ زیادہ نمک۔ گرم مصالحہ جات۔ فعل مباشرت۔ رنج و غم۔ غصہ و فکر اور قلبی تفکرات سے قطعاً پرہیز رکھے۔ بلکہ ہمیشہ راحت بخش روح افزا چیزوں کے استعمال سے طبیعت کو خوش رکھا جائے۔ تاکہ کشتہ صحیح طور پر اپنی شافی تاثیر دکھا سکے۔

(ج) کشتہ استعمال کرنیوالے مریض کے فرائض

کسی معالج کے مشورہ سے کشتہ استعمال کرنے والے مریض کو لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کما حقہ ان پانچ نکات کو زیر عمل رکھے۔

(۱) راہ چلتے جوگی، سادھو، سنیاسی، نیم حکیم یا نامعلوم شخص کے ہاتھ کا بنا ہوا کشتہ ہرگز استعمال نہ کرے۔ بلکہ کسی مستند دواخانہ یا تجربہ کار حکیم وید کا تیار شدہ کشتہ استعمال میں لائے۔ یہی بہتر ہے کہ مریض کو کامل یقین اور بھروسہ ہو۔

(۲) مریض اس بات کا ہرگز لالچ نہ کرے کہ کشتہ کی مقدار زیادہ کھا کر اسے جلدی فائدہ ہوگا۔ ایسا کرنے سے نتیجہ اچھا نہیں نکلتا ہے۔ کشتہ کی جو مقدار مقررہ ہے وہ درست ہے

(۳) مریض لگاتار اور بلا ناغہ کشتہ کا استعمال ہرگز نہ کرے۔ بلکہ ایک ہفتہ تک مسلسل کھا چکنے کے بعد کچھ دن کشتہ کا استعمال ترک کر دے۔ اور پھر ایک ہفتہ بھر کھا چکنے کے بعد بند کر دے غرضیکہ اسی طرح وقفہ دے کر استعمال کرتا رہے۔ اس ترکیب سے کھایا ہوا کشتہ مریض کی صحت وتندرستی کا محافظ ہوگا۔

(۴) مریض محض اس خیال پر شاکر رہے کہ جو کشتہ پانی میں ڈالنے سے پانی کی سطح پر تیرتا رہے۔ وہ قابل استعمال ہے۔ بلکہ جو کشتہ پانی میں حل ہو جائے گا۔ وہ خون میں بھی تحلیل ہو کر جلدی ہضم ہوتا اور جلدی فائدہ دینے والا ہوتا ہے۔ مگر کشتہ کے نیچے بیٹھ جانے والے ٹھوس اجزا بھی نقصان سے خالی نہیں ہوتے۔

(۵) کھانے پینے اور غذا کا پرہیز واستعمال معالج کے مشورہ کے مطابق کیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی افراط و تفریط بد نتائج پیدا کرنے کی موجب ہوگی۔ لہٰذا معالج کی مشورت کے مخالف ہرگز نہ کی جائے۔

کشتوں کی شناخت

آیورویدک محققین نے اپنے دقیق تجربات سے کشتوں کے بہترین اور اعلیٰ ہونے

کے ثبوت میں ان کی رنگت سے شناخت کرنے کے طریقے بیان کئے ہیں۔ میں ذیل میں مثلاً چند ایک اہم اور معروف کشتوں کی شناخت اور رنگت کا ذکر کروں گا۔ ہر چیز کے کشتہ کی رنگت جداگانہ ہوتی ہے۔ امید ہے میری یہ سطور آپ کی معلومات میں اضافہ پیدا کرنے کی موجب ہوں گی۔

کشتہ طلاء (سونا) گلابی سیاہی مائل اور خاکستری رنگت لئے ہوئے ہوتا ہے۔ پانی پر تیرتا ہے۔ اگر لیموں کے رس میں ملانے سے سرخ رنگت دے تو کشتہ کامل ہے۔ ورنہ خام تصور کیجئے۔

کشتہ نقرہ (چاندی) لال، سیاہ، سفید اور خاکستری رنگت کا ہوتا ہے۔ چمک بالکل نہیں ہوتی۔ پانی پر تیرتا ہے۔ اگر لونگ کے ہمراہ کھرل سے سیاہ رنگ کا ہو جائے تو کشتہ کامل ہے ورنہ خام۔

کشتہ مس (تانبا) کالا، سفید، سرخ، آسمانی۔ اور بعض اوقات مور کے پروں کی رنگت لئے ہوئے ہوتا ہے۔ دہی پر ڈالنے سے اگر زنگار دے یعنی نیلا طوطیا کی طرح سبزی مائل رنگت اختیار کرے تو کشتہ خام تصور ہوتا ہے۔ ورنہ کامل۔

کشتہ طلق سیاہ (ابرک سیاہ) گیری یا نسواری رنگت کا ہوتا ہے۔ دھوپ میں چمک نہیں دیتا۔ انگلیوں پر لگانے سے نہایت ملائم معلوم دیتا ہے۔ اگر یہ کشتہ انگلیوں پر مسلنے سے انگلیوں کی ریکھاؤں میں گھس جائے تو کشتہ کامل تصور ہوتا ہے۔

کشتہ سیماب (پارہ) سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ آگ پر ڈالا جائے تو دھواں نہیں دیتا۔ بلکہ اڑ جاتا ہے۔ پد بہیڑہ کے رس میں ملا کر اگر ہاتھ پر مسلا جائے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ اگر زندہ نہ ہو تو کشتہ خام سمجھو۔

کشتہ ہڑتال ورقیہ بالکل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر کسی منجمد شدہ خون پر ڈالا جائے تو خون اپنی اصلی حالت میں بدل کر سیال بن جاتا ہے۔ اور بہنے لگتا ہے۔ اگر کشتہ خام ہو گا تو منجمد شدہ خون پر ڈالنے سے وہ خون ویسے کا ویسا منجمد ہی رہیگا کامل کشتہ منجمد خون کو رقیق بنا دیتا ہے۔

کشتہ سنکھیا سفید رنگت کا ہوتا ہے۔ آگ پر ڈالنے سے دھواں نہیں دیتا۔

کشتہ سیسہ (سکہ) زرد۔ پستئی۔ سیاہ اور سفید رنگت کا ہوتا ہے۔ سرخ رنگت کے کشتہ کو سندھور کہتے ہیں۔ خالص کشتہ پانی پر تیرتا ہے۔

کشتہ جست سفید یا خاکستری رنگت کا ہوتا ہے۔ پانی پر تیرتا ہے۔ کشتہ کی پہچان یہ ہے۔ کہ اس کے کھانے سے حاجت نہیں ہوتی۔

کشتہ فولاد سرخ۔ دارچینی یا نسواری رنگت میں ہوتا ہے۔ پانی پر تیرتا ہے۔ خالص کشتہ کی پہچان یہ ہے۔ کہ پانی کی سطح پر تھوڑا سا کشتہ ڈال دیجیے۔ وہ تیرنے لگے گا۔ اگر اس کشتہ پر گندم کے دانے ڈال دیئے جائیں تو وہ بھی تیرنے لگتے ہیں۔ اور پانی میں نہیں ڈوبتے اگر دانے ڈوب جائیں تو کشتہ خام ہوگا۔

کشتہ قلعی سیاہ۔ سفید۔ اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ پانی پر تیرتا ہے۔ اگر نہ تیرے تو کشتہ غیر کامل ہوگا۔

کشتہ شنگرف سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ آگ پر ڈالنے سے دھواں نہیں دیتا۔ مگر اڑ جاتا ہے یہی اس کی پہچان ہے۔

کشتہ سونا مکھی سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ خالص کشتہ پانی پر تیرتا ہے۔

کشتہ منڈور سیاہ یا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ بھی خالص ہونے کی صورت میں پانی پر تیرتا ہے۔

کشتہ نیلا طوطیا اس کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ دہی پر ڈالنے سے اگر زنگار نہ دے تو نہایت عمدہ تصور کیا جاتا ہے

کشتہ مرجان اس کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ کھرل کیا جائے۔ اسی قدر مفید و موثر ہوتا ہے۔

کشتہ صدف۔ مونگا۔ مروارید۔ سنگ یشب۔ عقیق۔ سنکھ۔ کوڑی۔ بادانگوہا ہڑتال گودنتی وغیرہ سفید رنگت لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ چاندنی راتوں میں انہیں کھرل کرنے سے ان کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ جس قدر یہ زیادہ کھرل کیے جائیں اسی قدر یہ زیادہ مفید ہوتے

ہیں۔ بعض اطبا اور فنکار للن پیرم اسلفاس کی سی بُو والے کشتہ ہڑتال گئودنتی کو عمدہ اور کامل تصور کرتے ہیں، مگر میں اس بارے میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے اس شناخت کا تجربہ نہیں ہو سکا۔

کشتہ زندہ کرنا

اگر کسی دھات کے کشتہ کو زندہ کرنے کی ضرورت پیش ہو تو مہرشی داگ بھٹ اور رشار ندعر نے اس کا آسان طریقہ لکھا ہے۔ کہ خالص روغن زرد، گڑ، رائی اور سہاگہ ہموزن لے کر یکجان کر لیں۔ اس میں کشتہ مطلوبہ شامل کر کے ایک گولی بنا لیں۔ اور کسی کٹھالی میں رکھ کر تیز آنچ دے دیں۔ کشتہ اپنی اصلی دھات میں نمودار ہو جائے گا۔

خام کشتہ کا تریاق

انسان غلطیوں کا پتلا ہے اور غلطیاں ہمیشہ انسان سے ہی ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر بالغرض کسی غلطی کے باعث کوئی شخص خام کشتہ کھالے تو باعث پریشانی اور تکلیف ہوتا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے میں ذیل میں مجرب اور تیر بہدف چٹکلے لکھتا ہوں۔ یہ ضرور آپ کے کام آئیں گے۔

(۱) مکو سبز کے پتوں کا رس ۲ تولہ۔ تلسی کے پتوں کا رس ۲ تولہ۔ کریلا کے پتوں کا رس ایک تولہ (جنگلی کریلا ہو) تینوں رسوں کو ایک پاؤ پانی سادہ ملا کر صبح و شام چند دن پلائیں۔ خام کشتہ کا تمام مادہ جو مریض کے لئے باعث تکلیف ثابت ہو رہا ہو بذریعہ پیشاب خارج ہو کر سکون بخشے گا۔ تمام مواد عفونات کا فور ہو کر صحت کامل ہوگی۔ نہایت ہی مجرب و اکسیر ہے۔

(۲) خام کشتہ کھا لینے پر جب مریض پریشانی اور تکلیف محسوس کرے تو اس پریشانی کے دفعیہ کے لئے جنگلی بھنڈی کی جڑیں پانی میں بھگو دیں۔ نرم ہو جانے پر مریض ان جڑوں کو ہاتھ کی ہتھیلیوں میں لے کر خوب رگڑے۔ ان جڑوں سے ایک رقیق لعاب سا نکلے گا۔ یہ لعاب کچھ تو ہتھیلیوں پر لگ جائے گا اور کچھ نیچے بہ جائے گا۔ یہ بہتا ہوا لعاب کسی برتن میں اکٹھا کرنا چاہیے۔ جب جڑیں

پوری طرح رگڑی جا چکی ہوں اور لعاب برتن میں گر کر اکٹھا ہو تو وہ مریض کو پلا دیا جائے۔ دو چار یوم ایسا کرنے سے خام کشتہ سے پیدا شدہ عوارضات رفع ہو کر مریض تسکین پائے گا۔

(۳) مستے ۱۰ دانہ۔ سونف سو ماشہ۔ مغز بادام شیریں ۹ عدد۔ کونڈی ڈنڈا میں گھوٹ کر شیرہ نکال لیں اور مریض کو پلا دیں۔ یہ عمل دن میں دو بار کرنا چاہیے۔ دو چار یوم میں صحت کلید حاصل ہو گی۔

(۴) بہیدانہ دو ماشہ۔ گاؤزبان ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۷ دانہ۔ خیشاندہ بنا کر ہر روز صبح کے وقت مریض کو پلا دیا کریں۔ کچھ روز کے بعد آرام ہو گا۔

(۵) ایلوپیتھک طریق علاج میں، انبوڈرائیل (AMBOORYL) دوا پارک ڈیوڈ اینڈ کمپنی بمبئی نے ایجاد کی ہے۔ ہر روز اس دوا کے تین کیپسول باہمراہ پانی ہر دو گھنٹے کے بعد دیتے ہیں۔ مریض جلدی آرام و سکون محسوس کرنے لگے گا۔

دھاتوں کا شودھن یعنی تراکیب مصفےٰ

مختلف اقسام کی دھاتوں کو ہدایات مصفےٰ یا مدبر کرنے کے عمل کو آیورویدک اصطلاح میں شودھن ودھی کہتے ہیں۔ گو دھاتوں کا شودھن ایک ہی مرکزی اصول پر مبنی ہے تاہم آیورویدک فنکاران نے ہر ایک دھات کو شدھ کرنے کیلئے جداگانہ طریقے رائج کئے ہیں۔

دھاتوں کے شودھن کی اہمیت یا ضرورت تو آپ پر عیاں ہو چکی ہے۔ شدھ کرنے کے بعد اگر دھاتوں کے کشتہ جات تیار کئے جائیں تو وہ نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اگر برعکس اس کے دھاتوں کو شدھ کئے بغیر ہی ان کے کشتہ جات استعمال کرائے جائیں۔ تو وہ نہ صرف غیر مفید ہی ہوں گے بلکہ مریضوں کے لئے وبال جان اور مہلک ثابت ہوں گے۔ مثال کے طور پر اگر غیر مصفےٰ پارہ کا کشتہ کسی مریض کو استعمال کرایا جائے تو کبھی قوت باہ کے لئے مفید ثابت نہ ہو گا۔ کیونکہ پارہ کے اندر آیوروید کے مصنفین نے اٹھارہ نقائص بیان کئے ہیں۔ اگر پارہ کو ان نقائص سے مبرا نہ کیا جائے تو وہ کبھی بھی السید الاثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے کئی امراض نمودار ہو جانے کا خدشہ بنا رہتا ہے۔ لیکن اگر اس کو حسب ہدایت مصفےٰ کر دیا جائے تو یہ ایک زہریلی چیز ہوتے ہوئے بھی امرت

بن جائیگی۔ اور مریض کے حق میں ایک نئی زندگی بخش دوا ثابت ہوگی۔ اور یا کمال مقوی باہ بن جائے گی۔

اسی طرح آپ میٹھا تیلیہ کو لے لیں۔ یہ سمی خاصیت لئے ہوئے حرکت قلب کو کمزور کرنے والی بوٹی ہے۔ اگر اسی میٹھے تیلیہ کو حسب ترکیب شدھ کر کے اس کے تمام زہریلے اثرات رفع کر دیئے جائیں تو یہ ایک نعمت عظمےٰ اور دل کی حرکت کو کمزور کرنے کی بجائے مقوی دل ثابت ہوگی۔

عام طور پر سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ سیسہ۔ قلعی اور جست دھاتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان سب کو مصفےٰ کرنے کا مشترکہ طریقہ یہ ہے۔ کہ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا۔ کانسی۔ پیتل وغیرہ کے باریک پتروں کو آگ میں تپا کر سرخ کر لینے پر سات سات بار روغن کنجد یا کانجی چھاچھ میں جیسے کہ ہدایت کی ہو بجھا لینی چاہیئے۔ لیکن اکثر اوقات ہر ایک دھات کو علیحدہ علیحدہ حسب ترکیب مصفےٰ کرنے کا رواج نہایت موزوں ہے۔

سونا۔ چاندی اور تانبا کے باریک پترے بنا کر شدھ کئے جاتے ہیں۔ لیکن فولاد کو شدھ کرتے وقت اس کا برادہ لینا بہتر ہے۔ بعض حکماء دھاتوں کے شدھ کرنے میں نہایت لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ کشتہ سازی کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ اور ذرا سی بے احتیاطی اور لاپرواہی کشتوں کے معیاری توازن کو نابود کر دیتی ہے۔ لہٰذا دھاتو کو شدھ کرنے میں کبھی غفلت، لاپرواہی اور بے احتیاطی سے کام نہ لیا جائے۔

کشتہ جات تیار کرنے کے لئے اب دھاتوں کے شودھن کے متعلق اپنا بیان ختم کرنے سے پیشتر یہ عرض کر دینا موزوں سمجھتا ہوں کہ چند اہم اور ضروری دھاتوں کو علیحدہ علیحدہ شدھ کرنے کی تراکیب و ہدایات سے آپ کو واضح کر دوں تاکہ کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ اور آپ بلا کھٹکے ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اس فن عزیز میں دلچسپی لے سکیں۔

طلا شودھن

آیورویدک مہرشی واگ بھٹ نے سونا شدھ کرنے کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ ایک تولہ سونے کے باریک پتروں میں گندھک یا سیندھا نمک اور گیرو ہموزن ملا کر دو پیالوں میں بند کر کے ڈیڑھ گھنٹہ تک تیز آگ پر رکھ کر دھونکنی

مرکہ انگوری میں بجھا دیتا ہوں۔ یہ عمل ۲۱ بار کرنے کے بعد تانبا نہایت عمدہ ہو جاتا ہے۔

قلعی شودھن کسی مٹی کے برتن میں چونے کا پانی بھر لیں۔ اس پر ایک ڈھکن ایسا رکھیں جس کے درمیان ایک چھوٹا سا سوراخ کر لیا گیا ہو۔ اس ڈھکنے پر کافی بوجھ رکھ دیں۔ اور قلعی کو پگھلا پگھلا کر سات بار اس سوراخ دار ڈھکنے کے ذریعے آب چونہ میں بجھاتے رہیں۔ قلعی بالکل شدھ ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر ڈھکنے پر بوجھ نہ رکھا جائے یا بغیر ڈھکنے کے آب چونہ کے برتن میں قلعی کو بجھایا جائے تو اس کے ریزے بڑے زور سے ادھر ادھر پھیلتے ہیں۔ جو شدھ کرنے والے کے جسم میں لگ کر زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ لہٰذا سوراخ دار ڈھکنے کے بغیر قلعی شدھ نہیں کرنی چاہیئے۔

سیسہ شودھن قلعی کی طرح سیسہ یعنی سکہ تین دفعہ آک کے دودھ میں یا چونے کے پانی میں بجھا دینے سے بالکل شدھ ہو جاتا ہے سیسہ کے ٹکڑوں کو آگ پر خوب گرم کر کے بجھانا چاہیئے۔

جست شودھن جست کو پگھلا پگھلا کر اکیس بار گائے کے دودھ میں بجھا دینے سے جست مکمل شدھ ہو جاتا ہے۔

فولاد شودھن ایک پاؤ فولاد کا برادہ لے لیں۔ کسی دوسرے برتن میں چونسٹھ تولہ ترپھلہ (ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ کے چھلکے ہموزن ہوں) کو آٹھ گنا پانی میں ڈال کر پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے تو اسے اچھی طرح سے چھان لیں۔ اور سرد ہونے دیں۔ اب برادہ فولاد کو آگ پر تپا کر سات بار اس جوشاندہ میں بجھائیں فولاد نہایت شدھ ہو کر کشتہ بنانے کے قابل ہو جائے گا۔

کانسی شودھن یہ دھات تانبا اور قلعی کی آمیزش سے بنتی ہے۔ اس کے شدھ کرنے کا طریقہ وہی ہے جو تانبا شدھ کرنے کے بیان میں مندرج ہے۔

پیتل شودھن یہ دھات تانبہ اور جست کی ملاوٹ سے بنتی ہے پیتل کے برادہ کو سات بار آگ پر تپا تپا کر لیموں کے رس میں بجھانے سے نہایت عمدہ طور پر پیتل کا شودھن ہوتا ہے۔

سونا ماکھی شودھن

سونا ماکھی کو آگ پر خوب تپا تپا کر سات بار جوشاندہ ترپھلا میں بجھاؤ دینے سے شدھ ہو جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سونا ماکھی کو باریک کر کے کڑاہی میں ڈال دیں اور آگ پر چڑھا دیں اس میں تھوڑا تھوڑا رس لیموں ڈال کر کسی لوہے کے ڈنڈے سے ہلاتے رہیں۔ حتیٰ کہ یہ بالکل سرخ ہو جائے۔ بس یہ شدھ ہو جائے گی۔

رُوپا ماکھی شودھن

اس کو شدھ کرنے کی ترکیب بالکل سونا ماکھی کی طرح ہے۔

ابرک سیاہ شودھن

ابرک سیاہ کے ٹکڑوں کو سات بار آگ پر تپا تپا کر بیری (جھڑبیری) کی چھال کے جوشاندہ میں بجھاتے رہنے سے ابرک سیاہ شدھ ہو جاتا ہے۔

ابرک سفید شودھن

ابرک سیاہ کی طرح اس کو بھی شدھ کیا جاتا ہے۔ یعنی جو ترکیب ابرک سیاہ کے کرنے کی ہے۔ اسی ترکیب سے ابرک سفید شدھ کرنا چاہیئے۔

نیلا طوطیا شودھن

ایک لوہے کے کڑچھے میں نیلا طوطیا حسب ضرورت رکھ کر اوپر تلوں کا تیل ڈالیں اور دہکتے ہوئے کوئلوں کی آنچ پر رکھ دیں۔ تھوڑی دیر میں رنگ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ جونہی رنگ بدلے تو نیلا طوطیا نکال کر تیل الٹ دیں۔ دوسری بار پھر تیل ڈال کر یہی عمل کریں سات بار یہی عمل کرنے سے نیلا طوطیا بالکل شدھ ہو جائے گا۔

ایک خاص نکتہ

دھاتوں یا دیگر اشیاء کے شودھن میں اکثر نوآموز یا مبتدی اطباء عموماً یہ غلطی کرتے ہیں کہ رس یا روغن یا تیل میں کوئی دھات تپا کر بجھاتے ہیں تو اسے بدلتے نہیں بلکہ باسبار اسی میں ہی بجھاؤ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ چاہیئے تو یہ کہ ہر بار بجھاؤ دینے کیلئے نیا رس یا تیل ڈالا جائے۔ تاکہ شدھ ہو جلنے والی دھات پورے طور پر شدھ ہو۔

کشتہ سازی کا عملی کام

دھاتوں کے شودھن کا بیان ختم کرتے ہوئے میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر کشتہ ساز کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ کشتہ کسی حالت میں بھی کچا نہ رہے۔ کیونکہ دھاتیں اگر صحیح طور پر کشتہ نہ ہوئی ہوں تو وہ جسم کے اندر خون میں مل کر خرابی پیدا کر دیتی ہیں۔ جس میں بعض اوقات کھانے والے کی موت واقع ہو سکتی ہے اس لئے ایسی نازک دوا کو تیار کرتے وقت پوری احتیاط اور ہدایات کے مطابق بڑی ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ ایک ذرا سی لاپرواہی یا بے احتیاطی سے بنا بنایا کھیل بگاڑ کر اس فن عزیز کو بدنام و رسوا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ لہٰذا فن کشتہ سازی کو بازیچہ اطفال نہ سمجھتے ہوئے آپ ہمیشہ اس کے قواعد و ضوابط کی پابندی میں رہیں۔

مندرجہ بالا سطور میں میں نے دھاتوں کے شدھ کرنے کے لئے عام ہدایات تحریر کر دی ہیں۔ اب ان کے کشتہ جات تیار کرنے کے طریقے بیان کروں گا۔ تاکہ آپ کا عملی کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔ اور اس فن لاجواب پر آپ کو عبور حاصل ہو۔

میں دھاتوں کے کشتہ جات کے ساتھ ساتھ ان کے قیمتی فوائد بھی بیان کروں گا۔ تاکہ آپ کی واقفیت میں اضافہ ہو۔ اور آپ حسب ضرورت ان کا استعمال کر سکیں۔

کشتہ طلاء (سونا) شارنگدھر سنگھتا۔ بھاؤ پرکاش سنگھتا۔ رسیندر سار سنگرہ کے آیورویدک مصنفین نے سونا کا کشتہ بنانے کے لئے لکھا ہے کہ سونا کندن یا اصلی سونا پاسہ لے کر اسے باریک پتروں میں کتر لیا جائے۔ ان پتروں کو لوہے کے کھرل میں ایک تولہ وزن میں لے کر دو تولہ پارہ مصفیٰ کے ہمراہ کھرل کر لیا جائے۔ کھرل اسقدر ہونا چاہیئے۔ کہ پارہ کی چمک مفقود ہو جائے۔ پھر تین تولہ گندھک آملہ سار مصفیٰ شامل کر کے خوب کھرل کریں اور اچھی طرح نمبردار ہاتھوں سے کھرل کرتے کرتے اس کی کجلی بنالیں۔ کجلی کی طرح سیاہ شکل میں تبدیل ہو جانے پر اس میں تھوڑا تھوڑا لیموں کا رس ڈال کر تین گھنٹے متواتر کھرل کرتے رہیں۔ اور اس کی ننھی ننھی ٹکیاں بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ ٹکیاں اچھی طرح خشک ہو جانے کے بعد دو پیالوں میں بند کر کے حسب ترکیب سمیٹ کر دیں۔ اور دھوپ میں خشک کر لیں۔ اور گسی

محفوظ الہوا جگہ پر کوکٹ پٹ کی آگ دیں جب آگ خودبخود سرد ہو جائے۔ تو سمپٹ کو احتیاط سے کھول کر ہنڈیاں برآمد کریں۔ اور کھرل میں ڈال کر پیس لیں یہی عمل چودہ بار کرنے سے نہایت اعلیٰ اور بے نظیر کشتہ تیار ہو گا۔ اس کشتہ کی مقدار خوراک ایک چاول سے دو چاول تک مقرر ہے۔ یہ کشتہ مکھن یا ملائی کے ہمراہ استعمال کرنا چاہیئے۔

فوائد:۔ یہ کشتہ اعضائے رئیسہ میں مضبوطی لاتا ہے حافظہ اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دینے میں بے مثال چیز ہے۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ اور مثانہ وغیرہ کی تکلیفات کو رفع کرتا ہے مقوی باہ ہونے کے علاوہ بدن کو فربہ کرنا اور چہرے کو کندن کی مانند شگفتہ کرتا ہے جنون یالیخولیا خفقان۔ درد سر کو رفع کرنے میں اکسیر اعظم ہے۔ آیورویدک نقطۂ نگاہ میں یہ ایک ایسی رسائن ہے جو کمزور سے کمزور انسان کو بھی اگر کھلا دی جائے تو اس کی کایا خوبصورت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر رونق لاتی ہے۔

کشتہ نقرہ (چاندی) ایک نہ گھسنے والے پتھر کے کھرل میں ایک پاؤ شنگرف رومی کو آب لیموں میں خوب کھرل کریں اور نصف پاؤ چاندی مصفا کے چھوٹے چھوٹے باریک ٹکڑے اس میں ملا دیں اور تھوڑی دیر تک کھرل کریں تا ان ٹکڑوں پر شنگرف کا لیپ ہو جائے۔ ازاں بعد انہیں خشک کرکے دو مٹی کی ہانڈیوں میں ڈال کر ان کے منہ آپس میں ملا کر سمپٹ کریں۔ اور دھوپ میں خشک کریں۔ پھر ان سمپٹ شدہ ہانڈیوں کو چھ گھنٹے تک تیز آگ کی بھٹی پر رکھیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اوپر والی ہانڈی کے پیندے پر ٹھنڈے پانی سے کپڑا بار بار بھگو کر رکھتے جائیں۔ تاکہ اوپر کی ہانڈی ٹھنڈی رہے۔ اور اس کے پیندے کے اندرونی طرف شنگرف سے پارہ اڑ کر جمتا چلا جائے۔ ازاں بعد وقت مقررہ کے بعد آگ سرد کر دیں اور نہایت احتیاط سے ہانڈیوں کو آپس سے جدا کر لیں۔ اوپر والی ہانڈی کے پیندے پر آپ کو شنگرف کا پارہ ملے گا۔ اور نیچے والی ہانڈی کے پیندے میں چاندی کا کشتہ برآمد ہو گا۔ دونوں چیزیں الگ الگ محفوظ رکھ لیں۔ جو کشتہ آپ کو حاصل ہو گا یہ ابھی ناقابل استعمال ہے۔ اب اس کشتہ کو دوبارہ اسی طرح ہانڈیوں میں سمپٹ کرکے آگ کی بھٹی پر گرم کریں۔ یہ عمل پانچ بار کریں۔ اور ہر بار شنگرف [illegible] کرکے اس کشتہ کو اس میں شامل کر دیا جائے اور

خوب کھرل کر لینے کے بعد خشک کر کے ہانڈیوں میں سمپٹ کر دیا جائے۔ پانچویں بار عمل کر چکنے پر آپ کو سرخ رنگت کا کشتہ چاندی برآمد ہو گا۔ مگر ابھی اس میں نقص باقی ہے۔ اب اس سرخ رنگت لئے کشتہ کو آب گھیکوار میں تین گھنٹے مکمل کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالی جائیں اور سایہ میں خشک کر کے پندرہ عدد خانگی اوپلوں کی آگ سے کوکٹ پٹے کی آگ کا عمل کریں۔ اس ترکیب سے آپ کا اعلیٰ درجہ کا کشتہ تیار ہو گا۔ اسے خوب کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اس کشتہ کی مقدار خوراک ایک چاول سے ۴ چاول تک باہمراہ مکھن کھانا چاہیئے۔

فوائد:۔ کشتہ چاندی امراض مثانہ کو قطعی طور پر دور کرنے میں اکسیر صفت رکھتا ہے۔ احتلام جریان کو دور کر کے بدن میں گوشت پیدا کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ میں طاقت آتی ہے۔ بھوک بڑھنے لگتی ہے۔ قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ دماغ کو تقویت ملتی ہے۔ بدن میں پھرتی اور نیا خون پیدا کرتی ہے۔ یہ کشتہ عورتوں کے رحم کو طاقت دیتا ہے۔ ورم رحم۔ درد رحم اور سیلان الرحم میں فائدہ بخش دوا ہے۔

کشتہ تانبا

تانبا ۵ ٹکڑے باریک کر کے چار حصے کریں تاکہ کشتہ آسانی سے تیار ہو سکے۔ ہڑتال ورقیہ سائیدہ نصف چھٹانک مٹی کے پیالے میں بچھا دیں اور اوپر تانبے کے ٹکڑے رکھ دیں۔ اس کے اوپر پھر نصف چھٹانک ہڑتال ورقیہ سائیدہ بچھا کر انہیں ڈھانپ دیں۔ اور اوپر دوسرا پیالہ رکھ کر دونوں کے منہ باہم جوڑیں اور حسب ترکیب سمپٹ کر دیں۔ سمپٹ کو سایہ میں سکھا لینے کے بعد بجبر پٹ کی آگ دیں۔ خود بخود آگ سرد ہو جانے کے بعد سمپٹ کھول کر دوا کو احتیاط سے نکال کر دوبارہ یہی عمل کریں۔ یعنی نصف چھٹانک ہڑتال ورقیہ سائیدہ نیچے بچھا کر اس پر آگ دیئے گئے تانبے کے ٹکڑوں کو رکھ کر اوپر نصف چھٹانک ہڑتال ورقیہ سائیدہ بچھا کر ڈھانپ دیں اور پیالوں کو سمپٹ کر کے سایہ میں سکھا کر بجبر پٹ کی آگ دیں۔ پہلے کی طرح خود بخود آگ سرد ہو جانے کے بعد تیسری دفعہ یہی عمل کریں اور لوہے کے کھرل میں باریک پیس لیں۔ پھر اس سفوف کو آک کے دودھ میں کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں۔ آک کا دودھ تین چھٹانک کی مقدار میں ہو۔ ٹکیہ سایہ میں خشک کر کے دو پیالوں میں سمپٹ کریں اور بجبر پٹ کی آگ دیں۔ یہی عمل چار بار کرنے سے تانبا نہایت اعلیٰ درجہ کا کشتہ ہو جاتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک چار چاول سے ایک رتی تک

باہمراہ مکھن ۔شہد ۔بالائی یا گھی مقرر ہے۔
فوائد۔ تمام قسم کی بادی امراض کو یہ کشتہ نیست و نابود کرتا ہے۔ جن اشخاص کو غذا کھانے کے فوراً بعد یا کھانے کے دوران میں درد شکم لاحق ہو جاتا ہے ان کے لیۓ نہایت لاجواب اکسیر ہے جگر۔ معدہ اور پیٹ کی متعدد امراض میں نافع ہے۔ یوگ رتناکر۔ رس پرکاش۔ رس تتن سموچے وغیرہ آیورویدک گرنتھوں میں لکھا ہے کہ یہ کشتہ تانبہ کمی خون ۔بخار ۔باؤ گولہ۔ تلی جگر۔ تپ دق۔ بواسیر ہر قسم ۔پرمیہہ (جریان) کمی ہاضمہ ۔اور خطرناک سنگرہنی کے علاوہ ضعف باہ کے مریضوں کے لیۓ اعلےٰ درجہ کا بہترین ٹانک اور مردہ رگوں میں نئی روح پھونکنے والی اکسیر صفت رسائن ہے۔

کشتہ قلعی

ایک لوہے کی کڑاہی میں ایک پاؤ قلعی مصفےٰ ڈال کر خوب تیز آگ پر پگھلائیں جب قلعی اچھی طرح سے پگھل جاۓ تو اس میں تھوڑا تھوڑا بھٹکنڈا کا جوکوب سفوف ڈالتے جائیں۔ اور ایک لوہے کے لمبے موسل سے رگڑتے جائیں۔ تھوڑی دیر میں تمام قلعی خاکستر ہو جاۓ گی۔ اب آگ سے اتار کر کڑاہی میں دو چار مرتبہ پانی ڈال کر خاکستر کو دھولیں۔ تاکہ اس میں سے بھٹکنڈا کی راکھ نکل جاۓ۔ پھر خاکستر کو آب گھیکوار سے مکمل آٹھ گھنٹے تک کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی پتلی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر لیں۔ حسب معمول پھر انہیں دو پیالوں میں گلحکمت یعنی (سمپٹ) کر کے خشک کر لیں اور گج پٹ کی آگ دیں۔ ایک ہی آنچ میں یہ کشتہ تیار ہو جاۓ گا۔ سرد ہو جانے پر اسے آگ سے نکال کر ٹکیاں کھرل میں باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ نہایت عمدہ کشتہ تیار ہے اس کی مقدار خوراک ایک سے دو رتی تک ہمراہ مکھن استعمال کرنی چاہیۓ۔

فوائد:۔ یہ کشتہ احتلام ۔جریان ۔سرعت انزال کو دور کرنے میں اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ عورتوں کے سیلان الرحم کیلیۓ نہایت مجرب ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرنے میں نہایت ہی زود اثر ہے۔

کشتہ سیسہ

سیسہ کو یونانی طب میں "سرب" بھی کہتے ہیں۔ عام بول چال میں اسے سکہ بھی کہتے ہیں۔ سیسہ مصفےٰ ایک تولہ اور شورہ قلمی مسفوف بیس تولے لیں ایک آہنی کڑاہی میں سیسہ ڈال کر تیز آنچ پر پگھلائیں۔ اور جب سیسہ پگھلنے لگے تو ایک چٹکی قلمی شورہ

کی ڈال کر ہلاتے رہیں۔ اور آگ تیز جلتی رہے۔ جب ایک چٹکی قلمی شورہ سیسہ میں حل ہو جائے تو دوسری چٹکی ڈال کر خوب حل کریں۔ اسی طرح بار بار قلمی شورہ کی چٹکی ڈال کر خوب ہلاتے رہیں حتیٰ کہ تمام قلمی شورہ سیسہ میں اچھی طرح حل ہو جائے۔ اور نیچے آگ خوب تیز جلتی رہے۔ سیسہ سرخ رنگت میں تبدیل ہو کر نہایت اعلیٰ کشتہ بن جائے گا۔ اس سلسلہ ایک بات خوب یاد رکھیئے۔ کہ جب تک پہلی چٹکی قلمی شورہ کی سیسہ میں اچھی طرح حل نہ ہو جائے۔ تب تک دوسری چٹکی نہ ڈالیں۔ اگر آپ ایک چٹکی قلمی شورہ کی بغیر حل کیئے دوسری ڈال دینگے تو شورہ ناکام ہو جائے گا اور کشتہ نہ بن سکے گا۔ قلمی شورہ کو کسی آہنی سلاخ سے ہلانا چاہیئے۔

فوائد:۔ یہ کشتہ سوزاک جیسی موذی مرض کا قلع قمع کرنے میں نہایت ہی اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے دو دو ذرہ استعمال سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔ پیشاب کی جلن اور اس کا رک رک کر آنا بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بدن کے کسی حصہ سے خون جاری کیوں نہ ہو اس کے استعمال سے فوراً رک جاتا ہے۔ کثرت حیض، خونی دست۔ خونی بواسیر وغیرہ کے لیئے یہ کشتہ معجزہ قدرت ہے۔ اس کی مقدار خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک باہمراہ مکھن صبح و شام مقرر ہے۔

کشتہ جست

ایک پاؤ جست مصفیٰ کو آہنی کڑاہی میں ڈال کر تیز آگ پر پگھلائیں جب تمام جست اچھی طرح پگھل جائے تو اس میں ایک نیم کا ڈنڈا پھیرتے رہیں۔ یہاں تک کہ جست خاکستر ہو جائے اب اس خاکستر میں آب برگ بانسہ ڈال کر کے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنالیں اور سایہ میں اچھی طرح خشک کر لینے کے بعد مٹی کے دو پیالوں میں حسب ترکیب سمپٹ کریں۔ اور سمپٹ کو بھی خوب خشک کر کے تیس سیر اوپلوں کی براہ بٹ کی آگ دیں۔ جب آگ خود بخود سرد ہو جائے تو باحتیاط سمپٹ کئے پیالوں میں سے ٹکیاں نکال کر کھرل میں باریک پیس لیں۔ نہایت ہی شاندار کشتہ برآمد ہو گا۔ اس کشتہ کی مقدار خوراک ایک رتی صبح و ایک رتی شام باہمراہ بدرقہ مناسب استعمال کرایا جائے۔

فوائد:۔ یہ کشتہ بلغم و صفرا کو نافع ہے۔ کمی خون۔ دمہ۔ اور پرمیہہ کو رفع کرتا ہے اس کی تاثیر ٹھنڈی مانی گئی ہے۔ اس لیئے یہ جریان اور سیلان الرحم کے لیئے اکسیر ہے۔ مقوی باہ ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کا ممسک بھی ہے۔ اس کشتہ کے متعلق اطباء کافی سفارش کرتے ہیں

کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کشتہ مفرد طور پر کم استعمال ہوتا ہے۔

کشتہ پیتل سب سے پہلے ایک چھٹانک گندھک آملہ سار مصفیٰ کو ایک چھٹانک برادہ پیتل مصفیٰ آمیز کریں۔ اور بدستور کھرل کرنے جائیں۔ حتیٰ کہ تمام اجزاء یک جان ہو جائیں۔ ازاں بعد ٹکیاں بنا کر خشک کر لیں اور سمپٹ کر کے بجر پٹ کی آگ میں پھونک دیں۔ یہ عمل دو بار کرنے سے بالکل خالص کشتہ تیار ہو جائے گا۔ اس کی مقدار خوراک ایک سے دو رتی تک ہمراہ مکھن ملائی یا شہد دی جا سکتی ہے۔

فوائد:۔ پیتل کا کشتہ دمہ، کھانسی اور کمئ خون کے لئے بہت مفید ہے۔ نیز یرقان کرم ہائے شکم اور بلغمی امراض کو بے حد نافع ہے۔

کشتہ سونا مکھی سونا مکھی مصفیٰ ایک پاؤ، گندھک آملہ سار مدبر ایک چھٹانک کو باہم کھرل میں ڈال کر لیموں کے رس میں گھوٹیں۔ یہ گھوٹائی پورے چھ گھنٹے تک جاری رکھی جائے۔ ازاں بعد ٹکیاں بنا کر حسب طریق دو پیالوں میں سمپٹ کر کے پانچ سیر اُپلوں کی آگ میں پھونک دیں۔ اس عمل کو پانچ بار دوہرانے سے نہایت نفیس کشتہ تیار ہو گا۔ اس کی مقدار خوراک ایک رتی سے تین رتی تک ہمراہ شہد دی جا سکتی ہے۔

فوائد:۔ یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے اعضائے رئیسہ کو طاقت ملتی ہے۔ پیچش۔ بواسیر۔ اور کرم ہائے شکم کے دافع کے لئے نہایت کارآمد کشتہ ہے۔

کشتہ روپا مکھی بطریق کشتہ سونا مکھی تیار کریں۔

فوائد:۔ ملاحظہ ہو کشتہ چاندی۔

کشتہ ابرک سیاہ ابرک سیاہ مصفیٰ کو نہایت باریک ٹکڑے کر کے ایک روز پانی میں تر رکھیں۔ ازاں بعد دوسرے روز کھدر کے ایک تھیلے میں ابرک اور اس کے ہم وزن دھان ڈال کر پوٹلی کو پانی میں ڈال کر ہاتھ سے خوب ملیں۔ حتیٰ کہ کل ابرک ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں چلا جائے۔ جب ابرک تہ نشین ہو جائے تو پانی نتھار کر ابرک نکال لیں۔ یہ دھانیہ ابرک کہلاتا ہے۔ اس ابرک کو چند دن گھیکوار بوٹی کے رس میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں اور خشک ہونے پر دو پیالوں میں سمپٹ کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ پھر حسب دستور نمک، نوشادر، فلفل سیاہ، سہاگہ، فلفل دراز

گھیکوار کے جوشاندہ میں تین دن کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں اور اس کے بعد تین روز تک ریٹھہ برگد کے جوشاندہ میں کھرل کر کے گجپٹ کی آگ دیں۔ نہایت عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ اس کی مقدار خوراک چاول سے ایک رتی تک صبح و شام مکھن کے ہمراہ دیں۔

فوائد:۔ یہ کشتہ طاقت مردمی سے محروم بدقسمتوں کے لئے آب حیات ہے۔ قوت باہ میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔ کھانسی۔ امراض بلغمی اور صفراوی کو دور کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں بے انتہا طاقت پیدا کرتا ہے۔ جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے میں ہمہ صفت موصوف ہے۔ سیلان الرحم کو بہت زیادہ کم کر دیتا ہے۔ اس کشتہ کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ مگر مستقل ہوتا ہے۔ یہ ایک بہترین ٹانک ہے۔

کشتہ ابرک سفید

ابرک سفید مصفیٰ کو تین دن تک مولی کے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ کے بعد ٹکیاں بنائیں اور سمپٹ کر کے گج پٹ کی آگ میں پھونک دیں۔ یہ عمل پانچ بار کریں۔ پھر تین روز آب برگد میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ پھر تین دن بھینس کے دودھ میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اور ٹکیاں نکال کر کھرل میں باریک پیس لیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ہر بار آگ دینے سے پہلے ابرک کے وزن سے چوتھائی کلمی شورہ بھی ملا لیں۔ نہایت اعلیٰ کشتہ تیار ہوگا۔ اس کی مقدار خوراک مختلف حالتوں میں مختلف ہے۔ اور انوپان بھی مختلف ہے۔

فوائد:۔ یہ کشتہ صفراوی اور سوداوی بخاروں کے لئے نہایت اکسیر ہے۔ صفراوی بخار کی حالت میں ایک رتی سے دو رتی تک ہمراہ شربت نیلوفر یا شربت صندل دیں۔ یا ایک تولہ کشتہ ابرک سفید میں طباشیر۔ دانہ الائچی خورد۔ ست گلو۔ ہر ایک ۸ ماشہ کا سفوف شامل کریں۔ اور اس مرکب سفوف کو چار رتی کی مقدار میں دن میں دو بار مریض کو ہمراہ شربت نیلوفر استعمال کرائیں۔ بلغمی بخاروں میں ابرک سفید کا کشتہ ایک سے دو رتی کی مقدار میں شربت بنفشہ یا بزوری کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔ سوداوی بخاروں کی حالت میں ایک رتی سے دو رتی تک یہ کشتہ مدر منضج کے ہمراہ دیں۔ میٹھے گرم دودھ کے ہمراہ دن میں دو بار استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ ابرک سفید کے کشتہ میں اگر چمکدار ذرے دھوپ میں چمکتے نظر آئیں تو کشتہ قابل استعمال نہیں سمجھنا چاہئے اس لئے اس کشتہ کو تب تک بار بار آگ دیتے رہیں۔ جب تک نہ

اس کی چمک دور کرنے کا بہتر طریقہ یہی ہے۔ کہ باریک ابرک کے وزن کی نصف نصف حصہ قلمی شورہ ملا کر مولی کے پانی سے کھرل کر کے اور ٹکیاں بنا کر سمپٹ کریں اور گجپٹ کی آگ دیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ قلمی شورہ کی آمیزش ہر بار آگ دینے سے پہلے کرنی چاہیئے۔ اس طریق سے کشتہ نہایت عمدہ اور بے چمک تیار ہوتا ہے ؛

کشتہ نیلا طوطیا چار تولہ مشک کافور لے کر کسی مٹی کے کوزہ میں آدھا نیچے رکھیں اور اس کے اوپر رکھیں اور اس کے اوپر نیلا طوطیا مصفیٰ کی ڈلی رکھ کر باقی نصف کافور اوپر رکھ دیں اور کوزہ کو با احتیاط سمپٹ کر کے تین سیر اوپلوں سیتل پٹ کی آگ دیں۔ کشتہ تیار ہو جائیگا۔ اس کی مقدار خوراک دو چاول ہمراہ مکھن کافی ہے۔ یہ کشتہ آتشک اور سوزاک کیلئے مفید ہے

فن کیمیا

کے چند سربستہ رازوں کا انکشاف

کیمیا۔ ایک فن ہے۔ جس کی مدد سے سونا اور چاندی جیسی قیمتی دھات بنائی جاتی ہے۔ اس فن کی ابتداء فن تکلیس سے شروع ہو کر فن کیمیا پر انتہا ہو جاتی ہے۔

فن کیمیا ہر ندہ کا ایک مرغوب ترین مسئلہ ہے۔ امیر، غریب۔ فقیر۔ غنی کو کامیابی کی تمنا ہے۔ اس لیئے اس کے کئی طالب ہزاروں امیدوں اور سینکڑوں ارمانوں کو اپنے دل میں لیئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مگر افسوس کہ کسی کی قسمت نے یاوری نہ کی۔

فنِ کیمیا۔ ایک صنعت ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس صنعت پر قابض ہیں۔ بعض طبیب اس فن کے سخت مخالف ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اکسیر بننی ناممکن ہے۔ یہ محض ایک خبط ہے۔ مگر علمائے کیمیا اس فن کو خاص الخاص اور متبرک خیال کرتے ہوئے ان کا ایمان ہے کہ صانع کل اپنے اس خاص الخاص علم کا خود محافظ ہے۔ اور اپنے برگزیدہ بندہ پر بجائے خواب اس راز سربستہ کو ظاہر کرتا ہے۔ وغیرہ ــــ لہٰذا ان کے منشء خیال کے مطابق ذیل میں چند کامیاب اکسیر گروں کے نسخے جو ان سے بمشکل حاصل ہوئے تبرکاً درج کیئے جاتے ہیں۔ ع مقدر اپنا اپنا آزمائے جس کا جی چاہے۔

(۱) ـــــــ اکسیر شمس

آب ہاتھی سونڈی اچھی طرح مقطر کیا ہوا دو سیر سم الفار سفید پانچ تولہ سم الفار کو خوب اچھی طرح سے باریک کریں۔ اور آب ہاتھی سونڈی میں ملا کر کڑاہی میں ڈال کر نرم آگ پر پکانا شروع کریں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔ اس کا وزن کم و بیش ۱/۲ ۷ تولہ ہو گا کبریت سرخ اعلیٰ پانچ تولہ لے کر ایک، تولہ سم الفار مذکور ملا کر ایک یوم کا مل کھرل کریں بعد شام کو کو سر پر ڈال کر دیکھیں کہ گندھک بو نہ دے تو تیار ہے۔ ورنہ دوسرے دن پھر ایک تولہ سم الفار مذکور اور ڈال کر کھرل کریں۔ اب انشاء اللہ رہی سہی کسر بھی پوری ہو گی۔ اور گندھک دھواں نہ دے گی۔ اس کی گولیاں بنا کر پتال جنتر سے بذریعہ آتشی شیشی روغن کشید کریں تیل نکل آنے کے بعد شیشی میں خفیف وغیرہ نہیں رہے گا۔ بلکہ تمام کا تمام تیل ہو کر بہ جائیگا۔ یہ تیل قائم الفار ہو گا۔

اب سیماب مصفےٰ پانچ تولہ کو کڑچھا میں ڈال کر آگ نرم پر رکھیں۔ اور قطرہ قطرہ تیل مذکور ڈالتے جائیں جب سب تیل ڈال چکیں تو آگ تیز کر دیں اور تین گھنٹہ خوب تیز آگ جلائیں۔ بعدہٗ سرد ہونے پر اتار لیں پارہ بہ رنگ سرخ جما ہوا برآمد ہو گا۔ اور تیل دیسے کا ویسا ہو گا۔ جو پھر پارہ بنانے میں کام آئے گا۔ ایک تولہ مس مصفےٰ پر ایک رتی طرح کریں خالص شمسی مقبول بازار ہو گا۔

گو اس نسخہ کے مجرب ہونے کا دعوئی نہیں مگر یہ ایسا راز ہے جس میں بہت سی امیدیں ہو سکتی ہیں۔ مہوسین ایسا نسخہ کسی بھی قیمت پر بتانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

(۲) ـــــــ اکسیر شمس

نوشادر ۲۰ تولہ سمندر جھاگ ۱/۲ سیر ایک ہنڈیا میں زیر و بالا رکھ درمیان میں نوشادر باریک کر کے رکھ دیں اور ہنڈیا کو خوب گل حکمت کر کے کر کے چھ سیر آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر دو آبا پانی میں کھول کر اس کا مقطر دو بار کر لیں۔ تا کہ اچھی طرح مقطر ہو جائے۔ اس مقطر کو نرم آگ پر خشک کر لیں۔ یہ نوشادر آگ پر خشک رہے گا۔ مگر ہوا میں رکھنے سے تیل ہو گا یعنی نوشادر ہوائی کم ہو گیا۔ جست مصفےٰ ۲ تولہ سیماب مصفےٰ ۱ تولہ دونوں کی گرہ کریں۔ ایک ہنڈیا میں ڈالی

کر روغن تارامیرا ایک سیر ڈال دیں۔ جس طرح دودھ کا ڑھنے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس کو بھی کڑھنے رکھیں نرم آگ اوپلوں کی ہونی چاہیئے۔ گاؤں کے لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ تین یوم لگاتار کرھنا رہے تاکہ گرہ مذکور قائم النار ہو جائے۔ اگر کچھ خامی رہ جائے تو تیل میں ڈال کر بدستور پکائیں۔ نوشادر دگرہ مذکور ملا کر اس قدر گھوٹیں کہ دونوں آمیز ہو جائیں پھر آگ پر رکھیں اور مشک کافور کا سفوف دو تولہ چٹکی چٹکی ڈالتے رہیں۔ جب جسم کہ پھر تیل ہونے کے قریب ہو تو اتار لیں۔ تیل نہ ہونے دیں۔

شورہ دس تولہ ایک کڑاہی میں ڈال کر رکھیں۔ اور کافور کی ٹکیاں حسب دستور دیں تاکہ شورہ جم جائے اور جب جم کر پھر تیل ہونے کے قریب ہو تو اتار لیں۔ اب نوشادر ملی ہوئی گرہ میں یہ شورہ ڈال کر اس قدر گھوٹیں کہ آمیز ہو جائیں پھر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ تیل ہو گا۔ اور پھر جمے گا نہیں۔ اور خط کشی کے کام آئے گا قطرہ مس پر لگا کر آگ میں تپائیں خالص شمسی ہو گا۔

(۳) ——— اکسیر شمس

جست خالص مصفیٰ قائم تولہ کی دو کٹوری بنائیں۔ پھر سنکھیا سفید دودھیا تولہ گندھک آملہ سار تولہ، ہڑتال طبقی ایک۔ شنگرف ایک تولہ جملہ حل کر کے تانبہ آہنی کے درمیان رکھیں اوپر کٹوری اوندھی کر کے لب کو کسی مسالے سے بند کر دیں۔ تابہ کڑاہی چولھے پر سوار کر کے آگ جلائیں۔ اور پشت کٹوری پر آب بوٹی نک چھکنی سفید کا برابر چویہ دیتے رہیں چویہ اس قدر ہو کہ بہے نہیں۔ جب ڈیڑھ سیر نکچھکنی کا پانی ختم ہو جائے تو آنچ موقوف کر دیں۔ کٹوری معہ دوا اکسیر ہو جائے گی پیس کر رکھیں چار رتی پاؤ تولہ مس کو طلا کرے گی نسخہ معتبر ملا ہے

(۴) ——— کم رنگ سونے کو جلا دینا

پھر نا سنبھالو بیل کے پتوں کا پانی نکال کر سات سات بجھا دیں۔ اگر مس کو بھی ان کے پانی میں بجھا دے دیا جائے۔ تو وہ بھی ہمرنگ طلا ہو جاتا ہے ؟